



اللہ کے نام سے پڑھو، اللہ کے ساتھ رہو، اللہ کی راہ میں جان و مال قربان کرو، اللہ کی راہ میں جان و مال قربان کرو، اللہ کی راہ میں جان و مال قربان کرو



لا إله إلا الله محمد رسول الله  
 لا إله إلا الله محمد رسول الله  
 لا إله إلا الله محمد رسول الله





# رحمن کے بندوں کا شعار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَتْ مُسَقَّرًا لِمُعْلَمًا وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَنْقُلْ اللَّهُ ثِقَلَهُ ثِقَلًا ثَقِيلًا

وہاں کے اصلی اہل بیت ہیں جو زمین پر نہ چلتے ہیں اور طہاں ان کے سنا کرتے کہ وہ جنت میں کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام جو اپنے رب کے حضور پہنچے اور قیام میں نہ تھکتے ہیں جو وہاں کرتے ہیں کہ اسے پہنچے کہ وہ اپنے رب کے جنت میں کہہ دیتے ہیں کہ وہ توڑا ہی رہا مستغفر اور مہم ہے جو خیر کے لیے تو نہ فعل خیر کرتے ہیں بلکہ ان کا غرض وہاں انہماک کے وہاں انہماک پر قائم رہتا ہے جو اللہ کے مولا کسی اور معبود کو نہیں لپکا کرتے اللہ کی مرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ لڑنے کے ترکیب ہوتے

میں یہ کام ہو کر نہ کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ نہ





مدیر مسئول — ابو عبد اللہ

نائب مدیر — طارق نسیم



مقام اشاعت دفتر رابطہ

۲۵- سی - گلشن رفیع

ملیر کراچی - ۷۳

وتواصوا بالحق کے بعد وتواصوا بالصبر

اداریہ — حدیث دل — ۳

ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی — علم القرآن — پہلا قسط

کتاب اللہ کی تفسیر احادیث نبویؐ کی روشنی میں — ۴

نذر و نیاز

شیخ پورہ کے عہد رمضان صاحب کی ایک فکر انگیز تحریر — ۷

میں کیسے مسلمان ہوا

۹

حقیقی ایمان سے بہرہ مند ہونے والے اس نوجوان کی کہانی جو پہلے صرف ناکام مسلمان تھا۔

ٹی وی کے بارے میں دو مضامین

۱۱

اسلامی تہذیب و اخلاق کی قدر کیا؟ دشمن کہیں آپکے گھر میں تو موجود نہیں؟

چڑیا اور اندھا سانپ

معصوم بچوں کے عقائد کو تباہ کرنے والی کیا تھی؟ — ۱۵

عقیدہ حضرت شیخ القرآن

۱۶

حجیت اشاعت توحید والہ کے ۴۲ علماء کا مشترکہ فتویٰ۔ قرآن کے حکم کے خلاف

کچھ لجالے رات سے آمادہ پیکار ہیں۔ ۱۸۰

عبداللطیف حسن راولپنڈی میں ہونے والے دہشت گردانہ اجتماع کی روداد سناتے ہیں۔

دو خوشخبریاں

جہد مسلسل کا نتیجہ آپ بھی ملا خطہ فرمائیے۔ — ۲۴

حلفت یاراں

۲۶

آپ کے غمخوار کے جواب

”آئینہ انکو دکھایا تو برامان گئے“

بارے کچھ بیان ۵۱۵ کا جو زیرِ ملاحظہ لکھنے گئے تھے۔ — ۲۷

امجد بن نور

لال آباد



# وَلْتَوَا صَوَابَ الْحَقِّ

کے بعد

# وَلْتَوَا صَوَابَ الصِّرَاطِ

ملک کے کائنات کا دستور لکھ کر لوگ اب حق و باطل اور غیر شرعی چیز کو ماننے لگے ہیں۔ وہ ایک اور شرک و بدعت کے گناہوں کا مجموعہ ہیں۔ پہلے دوشیزک کرتے ہیں مگر بتواتر ہوتے تھے۔ ملک کے ملک کے کوم نوازوں سے اب ایک نظم تحریر کی شکل میں مینار و منار بننے لگی ہے۔ حق و عدالت کے خلاف سب سے پہلے اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا و دین کو بکلیا سمجھا اور تبصیر کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اہل کفر و کفران نے قریباً ۱۰ لاکھوں کی بوجھ بھاری عیسائیوں کی بارش کی گئی تھی۔ عداوت و ایمنی — کشتہ و الحی و زانیہ — کا ذبیحہ دکا ہوتے — کہنے لگیں۔ دیکھو جو اللہ کے حق کے آئینے سے پہلے آپ کے راستے میں آنکھیں نہ کھلا کر تھے اب کھلنے لگے۔ اے کشتہ کشتہ کے اعدائے حق! اس کا تادم کا نام ایک ہے۔ وہی تبار و رازق ہے ادا و استغفار اور شکل کشا ہے۔ وہ یہاں ہے جو کل تک مجھے گناہ کے لئے مقرر کیا کرتے تھے اب مجھے اپنے لئے بڑھنے لگیں۔ !

آخری سب سے پہلے ہوا۔ اس نے کوہ سے کوہ پر چبھ چکی یہ کلمہ بلند کیا گیا۔ یاقوم! اتخذوا الذی فی اللہ غیرہ۔  
 اگرچہ تم لوگوں کے لیے یہ منظر دیکھا کہ اسے کلمہ خیر و برکت کہ کلمہ بلند کرنے والوں پر کیا اثر دینے کے بجائے دوسرے لوگوں — حق کی تبلیغ کرنے والوں کو طعن و طعن کی آغوشوں دی گئیں۔ ایسا نہیں ہو گا کہ اللہ کے کلمے بلند کرنے والوں کو اعدائے حق و عدالت دیکھ کر ہوا و دہ۔ "آمین" دہرے قنات" پکارا انکسیر ہو۔

دنیا کے سب سے پہلی بگڑی ہوئی سلامتی قوم کے پیغمبر نوح علیہ السلام سے لیکر آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک دیکھ جائیے، اللہ کے ہر فرستادہ کے ساتھ ہمہ کچھ ہوا ہے۔ آدم و نوح کی کہانی میں جلتے گئے ہیں۔ قرآن مجید و انکسیر نے ہر اہل حق کی طرف سے نکل لائی ہے۔

دوسرے اس دعوت پر قرآن فطری تقاضا ہے۔ اگر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ کوئی گروہ اور شیعہ اپنے پیشے کے کوئی جماعت انبیاء علیہم السلام کے اس الحق مشن کو لے کر اٹھ کر اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلے گئے تو اسے کچھ پیچھے نہ لٹا دے گا بلکہ اسے ادا ہونے کے مقامات سے گزرتا ہو گا۔

وہ جو توحید حق کے لئے اور واضح انداز سے دی جائے گی۔ ادیان و باطن پر اتھارے ہونے کا دیکھ کر غریب لگے گئے اور انھیں جو منہ سے نکلتے اور آزما تھوڑے کا سامنا کرنا پڑے گا۔



اللہ کہ کتابہ ادا کرنے کے لئے سنت کے ساتھ الابرار سے اور تحقیقوں کے بجا رکھ اپنے ذہن کو حفاظت کے لئے ہمیں ہر چاہیے گئے اور  
 مردہ طریق اختیار کر میں گئے جس سے اللہ کے دینے بالکل کا بچاؤ ہوتا ہو۔ یہی وہ منزل ہے جنہوں سے قوامی یا عصیان کا عظیم الشان شرع شروع ہوتا ہے۔  
 ایک یا شعور تجھے مسلمان کے امتحان کا اصل وقت ہے۔

اگر اللہ واحد کے بندگی کا بلا واسطہ کر، یعنی اللہ کی جلے، ہیبتیں کھینچ جائیں گا یوں کہ ہر چہاڑ ہو تو اسے ہر طرف سے ایک ہی جواب ہے جو اللہ  
 نے قرآن میں بتایا ہے۔ **خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (الاعراف ۱۹۹)**۔ نرمی و درگزر کا طریقہ اختیار کرو، معروف کی تلقین  
 کئے جاؤ اور جاہلوں سے ڈالو۔

یہ حق بات ہے کہ اللہ ہی ہم سب کا مالک ہے۔ دین ہمارا شکر کسا، عرشہ ادا بنا اور دستگیر ہے اسے واللہ کی ہستی میں تنہا جاتے  
 اور پیشانیوں پر طے پڑ جاتیں اور وہ حق سے تلا کر کٹے گئے اسے باتے کا جواب ہے یہی وہ ہے تو ہمیں صبر کا دامن تمام کر کتاب اللہ پر عمل کرنا ہوگا۔  
 جسے احکم ہے **كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ**۔ اپنے ہاتھ روکے رکھو۔ (النساء ۷) صرف یہ بلکہ اپنے بھائی علیہ السلام کے ساتھ ہر حال میں اللہ کے لئے رطہ خیر کو چاہئے کہ  
 بہتر ہے ناچھ اور نادمی نہ کرے۔ انہیں اپنے دین کا ہم عطا فرما۔ انہیں تو فیض دے کہ بہتر ہے آخری رسول علیہ السلام کی لائق ہوتی ہر ایسے  
 کہ ہمیں ادا کرنے پر عمل کریں۔

اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں اپنے لئے بھی اللہ سے دعا مانگنی چاہئے کہ۔

- اے اللہ! عالمیوں! ہم تیرے نالوں سے دعا کرتے ہیں۔ جہنم میں تیری خوشنودی کے طلب ہے۔
- مالک ہے یہ سب ہمارے کو اسے اگر تیرا سہارا مطلب ہے۔
- اے ہمارے جانوں کے مالک! ہم پر اتنا رحم کر ڈالے جتنا کہ ہم سہارا ملیں۔
- اے مالک! ہم تیرے ہیں دھلکے جو یا ہیں۔ تو ہمیں صبر و استقامت عطا فرما۔
- ہمیں تو فیض دے کہ ہم تیرے دین کے راہ میں آئندہ والیں ہر ابتلا و آزمائش سے تابعدار رہیں۔
- اے اللہ! ہمیں بھی اپنے لئے لکھ لار بندوں میں شامل کر لے۔ جن سے تو نے اپنے جتنوں کا وعدہ کر رکھا ہے اور جو تیرے مقبول ہیں۔

سخن سمجھئے! اگر اگر ہمارے یہ سچا اللہ ہی مقرر کرے تو یقیناً دنیا کے عداوت جوڑے یہاں تک کے لحاظ سے ہم ناکام ہیں۔ مگر اس ناکامی  
 میں ہمارے کامیابی پوشیدہ ہے۔ ایسے کامیابی جسے ناکامی کا کھنکھوٹا خطرہ نہیں۔

الوہد المم  
 ۵۴۰ جمع النکاح  
 ۱۴۰۵ھ



# علم القرآن

پہلی قسط

ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی

بہت سے ساتھیوں کی خواہش تھی کہ ڈاکٹر صاحب کے درس ہائے قرآن کے سیکڑوں کیسٹ جو ادھر ادھر کچرے ہوئے ہیں انہیں تحریری شکل میں محفوظ کر کے تسلسل کے ساتھ "جبل اللہ" میں شائع کیا جائے تاکہ وہ ساتھی بھی جن تک یہ کیسٹ پہنچ سکتے مستفیض ہو سکیں۔ قارئین گرام سے تسلسل کا وعدہ تو نہیں ہے۔ البتہ درس قرآن کے کیسٹ جیسے جیسے تحریری قالب میں ڈھلتے جائیں گے ہم انہیں "جبل اللہ" میں شائع کرتے رہیں گے۔ اس سلسلے میں سورۃ فاتحہ کا دیا چہ پہلی قسط کے طور پر حاضر ہے۔

ادارہ

صلعم کا زمانہ بھی پایا ہے۔ اور جاہلیت کا زمانہ بھی۔ اور جن کے شعر کے ایک مصرعہ کو اللہ کے نبی صلعم نے غلو و عطا فرما کر بخاری اور مسلم کی روایات میں داخل کر دیا۔

اور وہ مصرعہ ہے "الاکل شیء ما اخللا اللہ باطل"۔  
 "جو کچھ کھائے اللہ کے علاوہ باطل ہے" اور صریح یہ ہے کہ "ما اخللا کلمۃ قالہا الشاعر کلمۃ لبیدہ الا کل شیء ما اخللا اللہ باطل"۔ ترجمہ: "تو سن رکھو کہ ہر چیز اللہ کے علاوہ باطل ہے"۔ اللہ کی اطاعت اس کی بندگی اس کا تذکرہ اس کی بات اس سے تعلق، اس کی اپنی حقیقت رکھنے والی چیزیں ہیں۔ دوسرے بار سے معاملات ثانوی حیثیت کے ہاں ہیں۔ لیکن یہ عالم یہ تھا کہ عطا کا وہ مصرعہ عرب میں اور انیس کی حیثیت رکھتا تھا اور ہر سال عطا جاتا تھا۔ اسی مسئلے میں پورے عرب کے لوگ بحث آتے تھے اور ہر قرین مقابلہ جاتا تھا۔ کہیں ششیر ذی ہر دیا ہے۔ تو کہیں تیر اندازی کہیں نیزہ بازی کا مقابلہ ہے تو کہیں گشتی ہو۔ کہیں خطابت کے جوہر بکھرے جارہے ہیں۔ کہیں شاعر کے۔ شاعر کی تو عرب کی گلی میں پٹری چوٹی تھی۔ اس لئے اس کا مقام بہت بلند تھا۔ عربی شاعروں

اللہ کا شکر ہے کہ ہم قرآن کا درس سورۃ الفاتحہ کے بعد اب پھر سے شروع کر رہے ہیں۔ جس طرح سے ترمذی کی روایت میں اللہ کے نبی صلعم نے ارشاد فرمایا تھا کہ قرآن کے سلسلے میں یہ وہو کہ ایک مرتبہ تم نے قرآن پڑھا ہے تو اس کے بعد پھر کچھ کہ ہم نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ اب ہمارے لئے ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کا کام یہ ہے کہ وہ ایک مسافر کی طرح ہے۔ گویا منزل پر روز شمار کرتا ہے اور اس کے بعد پھر چلے جائے۔ تو اگر پورا قرآن اللہ کی توفیق سے کئی نے جوش و دھواں کے ساتھ، فکر و تدبیر کے ساتھ پڑھ کر ختم کیا ہے تو پھر اس کو شروع ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ یہ ہدایت کی وہ کتاب ہے کہ جس نے دنیا میں وہ انقلاب برپا کیا ہے۔ جس کی تائید حق میں کوئی مثال نہیں ہے۔

انگلی ہی نہیں، اس کتاب سے توحیدات، معاملات، تقدیر، ریاست، تعلیم، پسند و ناپسند، عرض ہر چیز کو بدل دال ہے اور اس کی تفسیر اور تہمیں کا ہے اللہ کے آخری نبی صلعم نے چودہ سو برس گذرنے کے بعد اب تک اس کتاب کے اثرات ساری دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس کا انداز بیان ایسا ہے کہ لیڈر، ریوڑ، الامری، چھوڑنے اللہ کے نبی



میں سے پسند ہے جب اپنا قصیدہ عکاظ کے اسی حاتم کی میں شعرا کے  
عرب کے سامنے پڑھا تو سب پکار اٹھے کہ تم شاعری کے خدا جو ابو یجر  
ان کے سامنے مجھ میں گر گئے۔

اس وقت عربوں میں شاعری کی یہ قدر منزلت تھی کہ شاعروں  
کے نام کلام کو وہ خزانہ کعبہ میں لٹکا دیتے تھے اور تاریخ عرب میں اس  
طرح کے سب سے عظمت بہت مشہور ہیں اور آخری معقلہ لیبہ کا ہے۔  
مراد یہ ہوتی تھی کہ ساری دنیا آئے اور ہج کے موقع پر اس کو پڑھے اور سنے  
اور عشق عشق کرے۔ تو یہ لیبہ جن کو ان کے بھائی کے سارے شاعروں  
نے شاعر کا محبوبان کو ان کے سامنے سجدہ کیا تھا ان کا حال یہ ہو گیا  
کہ جب وہ ایمان لائے۔ اس کے بعد انہوں نے کوئی شعر نہیں کہا اور کہا کہ  
سورۃ بقرہ کے نازل ہو جانے کے بعد اب شاعری کا کیا مقام باقی رہا ہے  
اس کے سامنے شاعری کیا آکھدا تھا کہ جی ہے۔ یہ پروردگار کا کلام ہے  
اور اللہ ساری دنیا کو لکھا جائے والا خالق ہوا کہ اپنے مصنف کو اپنے  
انداز سے بیان کرتا ہے۔ عربوں کو یہ قدر تھا کہ ایک چھوٹی مختصر سی  
بات کہتے تھے اور اپنے سننے والے پر عقائد کرتے ہیں کہ جو غلام پھر لڑ دیا  
گیا ہے یہ اس کو کوئی دہی پر کر لے گا۔ عربی زبان اند اس کا ادب نادانوں  
اور نادانوں کے لئے نہیں ہے۔ پروردگار کے سارے ادیبوں کا خالق ہے  
اس کے ادب کا کیا مقام ہو گا۔ یہ اندازہ لگائیے۔ اللہ کے کلام سے اگر کوئی  
ہایت حاصل ہو گا تو چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے چند چیزیں ضروری ہیں۔ سب  
سے پہلی بات تو یہ کہ وہ سمجھے کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے یہ اس کا فرمان  
اس کا بیان اند اس کا کلام ہے۔ جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ ساری مخلوقات  
کی تخلیق فرمائی ہے۔ خیر و شر سے وہ واقف ہے۔ انسان کی کس چیز  
کا خیر ہے۔ وہی اس کا جلتے والا اور نہانی کرنے والا ہے اور یہ کہ  
خدا قرآن انسان ہی سے بحث کرتا ہے۔

پہلی چیز تو یہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس سے ہدایت  
کے لئے جو روح کرے۔ یہ نہ ہو کہ اپنے کسی خاص عقیدہ کو پورا کرنے کے لئے  
کسی خاص نعرے کو ثابت کرنے کے لئے قرآن کو استعمال کرے۔ بجائے  
اس کے کہ قرآن پر عمل کرے۔ قرآن کو وہ سمجھ کرے کہ اس کے واسطے پر  
اس کی مرضی کے مطابق آجائے۔ آغا دنیا میں ہر جگہ یہی ہو رہا ہے مسلمان  
امت کے اندر ہر مختلف گروہوں اور فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ انہوں نے  
قرآن کی تادیبیں کی ہیں اور ایسی تادیبیں جو ان کے مقاصد کے مطابق  
فرمودہ ہیں لیکن وہ قرآن کی باتیں نہیں۔ اس کے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ

اللہ کا بندہ دلہا میں عزم کر کے۔ قرآن کی طرف پلٹے کہ اگر میرے اندر  
میرے خیالات اور عقائد میں میرے معاملات اور میری کسی چیز میں  
بھی کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن کے خلاف ہے تو میں اس کو بدلتے  
ہے ہرگز گریز نہ کروں گا۔ اور قرآن کی چیز کو اختیار کروں گا۔ چاہے وہ میرے  
جذبات پر گراں اور میری دنیا کو اس سے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو۔  
اسی طرح سے جب کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اپنی پوری کوشش  
کر دیکھے۔ یہ بندہ گارنٹے اگر اس کے دل میں صحیح معنوں میں ایمان آتا رہے  
دیا ہے تو یہ قرآن ایسی کسوٹی ہے کہ انشاء اللہ بات کھلی کر سامنے  
آجائے گی۔ جلد ہی دیکھ لے گا کہ یہ تفسیر اور سوچ بجا اور اللہ سے  
رہنمائی کے لئے دعائیں کرتا رہے۔ یہ بندہ لگا رہا اس کو وہ دیکھ کر رہے گا  
قرآن کی باتیں کھلی کر سامنے آجائیں گی۔

یہ جو سعادت فاتیحہ کہلاتی ہے۔ ام الکتاب میں لکھا نام ہے۔  
"سبع من اشیائی" میں کو کہا جاتا ہے۔ اس کے اندر پروردگار نے  
ان تینوں مضامین کو جو جو ضروری اور بنیادی ہیں۔ توحید۔ آخرت اور  
رسالت ان تینوں کو چند مختصر الفاظ میں سمجھ دیا ہے۔

پہلا وہ سعادت ہے کہ نماز میں عین کے پڑھنے دہرے میں  
شدید اختلافات ہوتے ہیں کہ یہ سورۃ ہر رکعت میں امام پڑھا اور اگر  
جماعت ہو تو مقتدی پر کھن لادم ہے یا نہیں اللہ وسرا اختلاف یہ ہے  
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ کی ایک آیت ہے یا نہیں اور اگر ایک  
آیت ہے۔ تو اس کو جہی قرأت میں آذان کے ساتھ پڑھا واجب ہے  
یا نہیں۔ اوس شافعی کا کہنا یہ ہے کہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جزو ہے  
اس لئے جب امام جہی قرأت سمجھے تو آواز سے یہ بھی پڑھے۔ یعنی  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ دوسرا گروہ مسلم کی ایک  
حدیث لانا ہے اللہ کہتا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم  
جیسے عام سورتوں کی ایک نشانی ہے۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ کی بھی مسلم  
کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ کا قول آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
کا ارشاد ہے کہ "تم انقلوہ یعنی دہرائیں جب تک کہ تم میرے صلوات  
(جس سے سورۃ فاتحہ لگتی ہے) کو کچھ لگے گا حضرت پھر نہایت شکر کرتے رہے  
اپنے اپنے بندے کے درمیان آدمی اور حاتم کر دیا ہے۔ دوسرا قاضی عیسیٰ  
الحمد للہ رب العالمین۔ قال اللہ تعالیٰ حمد فی حمدی۔ تو یہ حدیث  
امام شافعی کا جو کہتا ہے۔ اس کے خلاف پڑھتا ہے۔ کیونکہ اگر سورۃ فاتحہ کی



ایک ایک ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیوں فرماتے کہ اللہ اللہ رب العالمین کہیں ہے۔ تب مالک فرماتا ہے کہ حدیثی قیدی۔ وہ کہتے کہ جب یہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ یہ بات منیٰ اسی طرح اس بنی حاکم کی روایت آتی ہے۔ بخاری مسلم میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قرأت شروع کرتے تھے تو سورۃ فاتحہ کے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم آواز کے ساتھ پڑھتے تھے۔ سورۃ فاتحہ کے بعد جب دوسری صورت ملانے لگتے تھے۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس بخاری و مسلم ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو اللہ اللہ سے شروع کرتے تھے۔ لیکن بعض حدیث بخاری و مسلم کی حدیثوں کو کھینچ کر شریعت کی ایک نگرہ روایت پر عمل کرتے ہیں اور چیری نمازوں میں خود اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آواز کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

دوسری اختلافی بات یہ ہے کہ اس کو امام احمد مقدسی ہر ایک کو پڑھنا ضروری ہے یا صرف امام پڑھے گا۔ تو ایک گروہ کہتا ہے کہ اگر امام پڑھا رہا ہے۔ چاہے سب سے پہلے پڑھا ہے۔ تو مقتدیوں پر لازم نہیں ہے اور وہ اپنی حمایت میں حدیث زید بن ثابتؓ کا منقول جو مسلم "باب یحذف اللہ" میں لایا ہے اس پر مبنی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام کے پیچھے ہر قرائت کے لئے کوئی قرأت نہیں پڑھا ہے۔ فاتحہ یا غیر فاتحہ۔

اس طرح امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کے جواز میں جائزہ کا فتویٰ ہے کہ اگر کھائے اور رکعت بھی پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس سے نماز نہیں پڑھی۔ لایکہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ لا یحذف امام مالک احمد معتقدی اختلافی نے اسی کو حجت مان لیا ہے۔

اب دوسرا مسئلہ اٹھا کہ چیری نماز میں اگر امام آواز کے ساتھ پڑھ رہا ہے تو کیا مقتدی کو بھی پڑھنا چاہیے۔ اور اگر پڑھنا چاہیے تو کس وقت پڑھے۔ تو ایک گروہ امام بخاری کا لفظ دہاتا ہے کہ امام اور مقتدی کے اوپر سب سے پہلے اور چیری صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دوسرا گروہ اس کا جواب دیتا ہے کہ امام مسلم باب التثانیہ میں ابو موسیٰ اشعرنیؓ کی حدیث لےتے ہیں جس کے اندر ہے آپ نماز سکھاتے ہیں اصابت ہے کہ جب امام صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تو اللہ اللہ اللہ یا دینا واللہ الحمد کہو۔ وہ رکوع میں چاہئے تو اس کے بعد تہر کہو میں جازا اس طرح سے بھولتے بھولتے فرمایا کہ جب امام قرأت کو دہا ہو تو اللہ الصلوٰۃ (تو چپ دہا)

دوسرے حضرات اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہم سورۃ فاتحہ اس لئے ہر رکعت میں پڑھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز چیری

ہم ساتھ پڑھا ہے۔ تھے اور آپ کو الجھن پیش آتی۔ شاید ختم کرنے کے بعد آپ نے دریافت کیا کہ کون میرے پیچھے قرأت کر رہا تھا۔ چنانچہ نے کہا کہ ہم لوگ قرأت کر رہے تھے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

لا تفلحوا الا ایضا تحلوا الكتاب (چیری قرأت میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھو)۔ لیکن اس روایت پر اختلاف میں ہے کہ اس میں محدثین اسحاقی کا فقرہ ہے۔ احادیث کو دجال اور کذاب کہا گیا ہے۔ اور ان کے علاوہ کون اس بات کو بیان نہیں کرتا۔ اس پر دوسرا التزام یہ ہے کہ وہ اللہ سے اہل حدیث کے عقیدے سے روایت ثابت ہے قبول ہے۔ اللہ اس روایت میں محدثین اسحاقی عن سے روایت کرتا ہے اور اسی طرح کا ایک واقعہ پھر یہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کوئی ابھی میرے ساتھ قرأت کر رہا تھا تو ایک صحابی نے فرمایا کہ میں پڑھ رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسی سے میں کہتا تھا کہ قرآن کے سلسلے میں یہ تہنہ تاریخ مجھ سے کیسے ہو رہا ہے۔ اور ہر شے کہنے میں کہہ رہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرأت کرنے سے احب آپ آواز کے ساتھ قرأت کر رہے ہوتے تھے۔ کہ گت محب آپ کا یہ اور صادق۔

لیکن حضرت کہتے ہیں کہ ہم چیری نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کے وقت میں یہ سورۃ پڑھتے ہیں۔ لیکن اللہ اللہ رب العالمین اور دوسری آیات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنے بڑے وقت ثابت نہیں ہیں۔ جن میں مقتدی سورۃ فاتحہ کو آیات امام کے بعد اس کی خاموشی کی حالت میں پڑھ سکے اور اگر اسی طرح کوئی سورۃ فاتحہ پڑھے گا تو غیر المقتدیہ علیہم ولا الصالحین کے بعد جب امام آئیں گے تو مقتدی کو بھی یہ (آیت) پڑھنا باقی ہے۔ اس لئے وہ کبھی بھی امام کی آیت کے ساتھ آجنا نہیں سکے گا۔ اور اس طرح وہ اس ثواب سے محروم رہے گا۔ جس کے متعلق بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص امام کی آیت اور اس پر فرشتوں کے آئیں کہنے پر ان کا عطا بقت ہیں آئینا کہہ گا اس کے پرانے گناہ معاف ہو جائیں گے۔





# نذر و فیکار

محمد رمضان آرائیں : شیخ ابوہریرہ

تہذیبِ اسلامی (اصولِ دینی) اور اخلاقِ متعارفہ سے ملنے کے حامل اور  
 اور دین میں کوئی ایک ہی مفہوم (مفہوم) دکھاتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی  
 کسی عمارت کے پورا پورے پرانیے مالی خیریت یا بد فی خدمت کو اپنے اذہن لازم کر لے  
 جو اس کے ذمے فرض نہ ہو۔ بلکہ اس شخص کی یہ مراد کسی حلال اور جائز امر کی ہو  
 اور خالص اللہ کے مال کی ہو جو اور اس کے میراث پر جو عمل کرنے کا عہد اس نے  
 کیا ہے وہ اللہ ہی کے لئے ہو تو ایسی نذر اللہ کی اطاعت میں ہے اور اس کا پورا  
 کرنا قسم کی طرح لازم ہے۔ لیکن اگر خدمتِ حال اس کے یہ نفس ہو اور اس کی  
 نسبت اللہ کے سوا اس کی مخلوق سے کی گئی ہو یا اللہ کے علاوہ اس کی کسی  
 مخلوق کی خوشنودی مطلوب ہو اور اس کی ادائیگی کے لئے کسی خاص شخص یا  
 مقام یا آستانے کا تعین بھی ہو تو یہ ناجائز اور اللہ کے حق پر دست درازی  
 کے مترادف ہے۔ اس طرح کی نذر دنیاوی حرام اور شرک ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی بدنی اور مالی عبادت کو اپنی  
 ذات کے لئے مخصوص رکھا ہے۔

قُلْ اِنْ مَسَّكُمُ الْمَوتُ وَ تَرَکْتُمْ مَالًا فَامْرَاؤُكُمْ وَ اٰلُكُمْ وَ اُولُو اَرْحَامِكُمْ  
 وَ اُولُو اَرْحَامِكُمْ وَ اُولُو اَرْحَامِكُمْ وَ اُولُو اَرْحَامِكُمْ

”کہہ دیجئے کہ میری عبادت (بدنی عبادت) میری قربانی (مالی عبادت) میری  
 میری عبادت (بدنی عبادت) میری قربانی (مالی عبادت) میری عبادت (بدنی عبادت) میری  
 میری عبادت (بدنی عبادت) میری قربانی (مالی عبادت) میری عبادت (بدنی عبادت) میری  
 میری عبادت (بدنی عبادت) میری قربانی (مالی عبادت) میری عبادت (بدنی عبادت) میری

ظاہر ہے کہ نذر و نیاز شکر گزار کی کا اظہار ہے۔ یہ تہذیبِ اسلامی دینے  
 والا اور مژدوں کا بر لائے واللہ ہے تو پھر وہی ایک ذاتِ شکر و سپاس کی  
 متراوی ہے۔

اس لئے آج جو کچھ غیر اللہ کے لئے ہو رہا ہے۔ مثلاً پیر صاحب کا بھرا

فلان حضرت کی گائے اور بیل، خواجہ نصر کے نام پر دیا جانے والا خاص رنگ  
 کا مرغ، گیاہوں شریف کے نام سے کپنے والی دیگیں اور ہر ماہ کی گیارہ تاریخ  
 کو دیا جانے والا دودھ۔ رجب کے گولہ بے۔ خرم کے شربت اور حضرت حسین  
 کے نام پر لگائی جانے والی سیبیں نیز مختلف مزاروں اور آستانوں پر  
 مرے ہوئے بزرگوں اور باباؤں کی قربت اور خوشنودی حاصل کرنے کے  
 لئے دی جانے والی برقوم۔ گھانے پینے کی اشیاء اور چڑھاوے سب غیر اللہ  
 کی نذر و نیاز میں شامل ہیں۔ قرآن و حدیث کی رو سے یہ سب کچھ شرک کے  
 زمرہ میں آتا ہے اور اس کا کھانا پینا حرام و نجس بتایا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ البقرہ  
 کی آیت نمبر ۱۷۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔ (اَلشَّعَاۤءُ حَرَامٌ عَلٰیكَ اَلْمَيْمِۡنَةُ  
 وَ الْاٰمَنَةُ وَ الْاُخْتُ وَ الْمَرْثُ وَ مَا اٰتٰی بِہٖ لَیْقٰی اللّٰہَ ؕ  
 ترجمہ: بے شک تم پر حرام کیا گیا، مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور  
 ہر وہ چیز جس کو غیر اللہ کے نام منسوب کر دیا گیا ہو۔

اس آیت میں قَوْلًا اٰمِلًا بِہٖ لَیْقٰی اللّٰہَ کا ترجمہ و معنی  
 طلب ہے۔ اُصلی کہتے ہیں آواز نکالتے جانے کو۔ اسی ہر اس چیز کا کھانا حرام  
 قرار دیا گیا ہے، جس کی نسبت دیتے وقت یا دینے سے پہلے اللہ کے علاوہ  
 کسی اور سے کردہ گئی ہو کہ یہ چیز فلاں پیر صاحب یا بزرگ کے لئے ہے۔ ان کے  
 نام کی ہے یا ان کو خوش کرنے کے لئے دی جا رہی ہے۔ گویا اس کا اطلاق اس جائزہ  
 کے گوشت پر بھی ہوتا ہے۔ جسے اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر قربان کیا گیا ہو  
 چاہے ذبح کرتے وقت تکیہ اللہ کے نام ہی کی پڑھی جائے اور اس کھانے پر  
 بھی ہوتا ہے جو غیر اللہ کے نام پر بطور نذر دے دیا جائے یا کوئی اور چیز  
 جو اس طرح دی جائے۔ چنانچہ قَوْلًا اٰمِلًا بِہٖ لَیْقٰی اللّٰہَ کا یہ ترجمہ کہ  
 ”اس جائزہ کا گوشت جس پر ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام  
 پڑھا جائے یا پڑھئے“ اور اس ترجمے کی مطابقت میں عوام، ماس میں پایا  
 جانے والا عام تصور غلط ہے۔ کیونکہ اس ترجمے کی رو سے صرف ایسے جائزہ کے

















# ٹی وی کے فضل و کرم سے جرم گونا گویاں گھر

ٹیلی وژن کے فضل و کرم سے اب تو ہر گھر ایک گھر ہے ممکن ہے یہ بڑی سچی بات ہو اور ہو سکتا ہے کہ یہ اخلاقی نقص سے اسے صوب کے بجائے منسوب سمجھا جائے مگر خدا جانے کیوں "ناگ بھانا" "سوانح بھیرا" اور "ڈراما گزرا" جیسے اچھے نامک اردو زبان میں، چھپے ہوئے نہیں پائے مگر ہمارے ٹیلی وژن نے ان صفات کو اچھی طرح اپنا لیا ہے جو کہ ڈراما پاکستان ٹیلی وژن کا پاکستانی عوام کیلئے تحفہ خاص ہے اور شاید کوئی دن ناسخ کا جانا ہو ہوا آئے آج کی نشریات میں ایسی دیکھیں کہ کیا ڈراما ہے؟

یہ حقیقت ہے کہ پرانے مسلمانوں نے تشکیلات (ڈرامے) کی مطلقاً جوہر افزائی نہیں کی اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ اس میں خود کو غیر خود کا قائم مقام بنانا کوشش کر لیا جاتا ہے

مید و قار عظیم نے ڈرامے کی ابتداء کی کہانی یوں سنائی ہے کہ ایک مرتبہ دیوتاؤں کے دل میں اپنی ہوا و سیاحت اور بے غیر زندگی سے ایسا افسوس پیدا ہوئی کہ وہ سب فکر

ہندو دیوتاؤں کی مقدس کتاب

## نٹ وید

پاکستان ٹیلی ویژن کے

ہاتھ لگ گئی ہے

راجا مہر کے پاس گئے اور اپنی غیر دلچسپ اور اپنی بے مزہ زندگی کے لئے کسی دلچسپ مشغلے کے طالب ہوئے راجا اندر نے کہا کہ جلو بڑھ کے پاس چلتے ہیں ممکن ہے کوئی صورت ملے جہاں پر سب پرہیزگار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی عرضداشت پیش کی پرہیزگار نے صورت سے سوچ بچار کے بعد ایک ترکیب نکالی انہوں نے دنگ وید سے تین سام وید سے سرو وید سے حرکات و سکنات اور آخر وید سے اظہار جذبات کے طریقے اخذ کر کے ایک پانچواں وید ترتیب

دیا۔ "نٹ وید" اس وید کا نام ہوا۔ یہ عجیب غریب نسخہ دیوتاؤں کے ہاتھ آیا تو وہ خوش خوش واپس آئے یہی نسخہ آگے چل کر دنیا والوں کے لئے بھی شمع ہدایت بنا اور اسی کی بنیاد پر "شکستلا" جیسے نامک لکھے گئے ان نامکوں میں رقص و سرود کے علاوہ اظہار جذبات اور حرکات و سکنات کو مدہی گئی ہے وہی ہر نامک اور ہر زمانے میں ڈرامے کی اختصار کی خصوصیت رہی ہے یہ ڈرامہ اس کا فن میدان قار عظیم روح ادب ساگر و نمبر منتخب ادب ۱۹۵۲ء)۔

اب دیوتاؤں کی یہ مقدس کتاب "نٹ وید" پاکستان ٹیلی وژن کے ہاتھ لگ گئی ہے اور اس کے نگار خانوں میں اس کے جنتی مقرر خوب چلتے ہیں۔ یوں نہیں اور ہندوؤں کی مشترکہ تہذیب کا پروردہ ڈرامہ اردو زبان میں مسلمانوں کے تدارک کے ساتھ داخل ہوا۔

ہندو تہذیب کا ایسا ایسا مزاج ہوتا ہے مگر مسلمانوں نے فنِ نقالی کو بھی اسلامی تہذیب کے ادب و فن میں شمار کرنا گوارا نہیں کیا تو مغربی اور دوسری تہذیبوں میں بھی خطا ہی جیسے شریف فن کا فقدان رہا ہے اور وہ بھی اس اعلیٰ و ارفع



حق سے اپنی طبیعت اور مزاج کی بنا پر وہ  
 ہو ہے میں حیرت ہے کہ ان کا ایک یا کئی نہ  
 سے دور ہونا لوگوں کو اتنا نہیں کھٹکتا جتنا  
 مسلمانوں کا ایک بے ہودہ حق سے دور ہونا۔  
 مسلم تہذیب نے ڈرامے کو اس وجہ سے بھی جڑ  
 نہیں کیا اور کاد کی حقیقی زندگی ختم ہو جاتی ہے  
 شخصیت مٹنے ہو جاتی ہے۔ کردار کچھ نہیں رہتا  
 اور حق و باطل کا تصور محض اور کادری تک رہ  
 جاتا ہے کیونکہ وہ اچھا کر رہا بھی جاتا ہے اور برا  
 کر رہا بھی۔ نتیجہ کرتار کے لئے بھی اسی  
 قدر کمال حق کا مظاہرہ کرتا ہے جس قدر  
 اچھے کردار کے لئے اب سوال یہ ہے کہ  
 اس کی زندگی میں کونسا کردار رہے ہو گا  
 کیا اس کا ناما مہم ہے کہ ہم خیر انسانی  
 زندگیوں کو محض کیسے تماشے کیلئے وقف  
 کریں اور کیا یہ اسلامی سرشت کی گھڑا ہے  
 اور کیا اسلامی تحریکوں نے عمر حاضر  
 میں ڈرامے کو اصلاح یا تفریح کا جائز  
 ذریعہ تسلیم کر لیا ہے اور کیا انہوں نے کچھ  
 کارکنوں کو اداکاری کی تربیت کے لئے  
 وقف یا کچھ اداکاروں کو ایسا رکن بنانے  
 کا فیصلہ کر لیا ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے  
 تو جو کام ہم اپنے لیے پسند نہیں کرتے  
 وہ دوسروں کے لئے بھی پسند  
 نہیں کریں گے۔  
 اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا کھیل تماشے  
 کے لئے نہیں بنائی۔ تمدن اسلامی میں  
 تفریح کا محور نہیں ہے۔ لائف انچوائس  
 کرنے کیلئے نہیں دی گئی ہے۔ جو جائیداد تو  
 سرمایہ اور اضافی زندگی نظر رکھنے کے  
 وقف کر دی جائیں اور ہم ان زندگیوں  
 کو خیرات تحسین بھی پیش کریں اور ان  
 کی فکر ہم بھی کریں۔

قرآن حکیم میں ہے کہ "اور میں انوں  
 میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام  
 و لغزین تہذیب کر لائے تاکہ لوگوں کو  
 اللہ کے راستے سے علم کے بغیر ہٹا دے  
 اور اس راستے کی دعوت کو مٹا دیں  
 اور اسے ایسے لوگوں کے لئے منجبت بنائیں کہ  
 والا غلاب ہے" (سورہ لقمان آیت ۶)

کلام و لغزین کے لئے قرآن میں "اہل اللہ  
 میں" السجوا الحوجت" یعنی ایسی بات جو  
 آدمی کو اپنے اللہ مقبول کر کے ہر دوسری چیز  
 سے غافل کر دے۔ لغت کے اعتبار سے تو  
 ان الفاظ میں ضم کا کوئی پہلو نہیں لیکن  
 استعمال میں ان کا اطلاق بڑی فصاحت اور  
 بہبود باتوں پر بھی ہوتا ہے۔

### بقیہ : کھلا خطہ ۳۷ سے آگے

یعنی جن کی عقل پر پورے طور پر اللہ کی ان نشانیوں سے کوئی غفلت  
 حاصل نہیں ہوتی یہ تمام کلمہ کر آپ نے کوئی شک نہیں ڈھکی چھپائی یا تو  
 ہے اور یہ آج کی بات نہیں ہے جب تک کسی مرد حق شناس اور ایماندار اور حق  
 بلکہ کلمہ کو شک پرورد و سید اور جنت و جہنم اور نام نہاد عالموں نے ہی کے  
 خوف اتکا دیا ہے۔ لیکن کامیاب جی کی کوئی باطل کو آخر کار مٹا دیتا ہے۔  
 سچا رہا پکارا ہے کہ حق انشا پروردی اللہ کو کون ہے اللہ کے ہیں کے لئے  
 ہمارا اللہ گلہ جو ان ہمارا اللہ جو ساختہ عالموں و فرقوں و جماعتوں اور  
 مسئلوں کو نیست و نابود کرتے ہوئے ہمارا اللہ وہی اور ہم سب ہر جگہ اللہ پرست  
 تہذیب کے ہیں ان باطل قوتوں پر طوطی پران اور انکار کھینچنے والے کہ  
 پورا کر دے جو اس نے اپنے حق و اللہ کے قرآن عظیم میں کیا ہے کہ و اللہ  
 الاعلون ان کفتمیر جو صلی اللہ علیہ وسلم۔

- ۱) نوح علیہ السلام کی کشتی پر لگنے والی رب آج بھی اچھی ہے
- ۲) ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے بچانے والا رب آج بھی اچھی ہے
- ۳) موسیٰ علیہ السلام کو سمندر میں راستہ دینے والا رب آج بھی اچھا ہے
- ۴) عیسیٰ علیہ السلام کو دوا پرست ملک و ہود کے شر سے بچانے والا رب  
 آج بھی اچھی ہے
- ۵) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرما کر عرب و غیرہ کا حکم فرمانے والا رب  
 آج بھی اچھی ہے۔

آئیے اس بات پر غور و فکر کریں کہ اچھی صورت اور صورت ایک اللہ  
 تعالیٰ ہے اس کے پیدا کئے ہوئے تمام انبیاء و رسل سے ہم نے ادب و تہذیب  
 اور صلوات پائے ہیں قیامت سے پہلے وہ دوبارہ دیا میں نہیں آسکتے  
 قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ زندہ فرمائے گا اور پھر ہمیشگی  
 کا زندگی شروع ہو جائے گی۔











# اپنے بچوں کو تباہ ہونے سے بچاتے!

کفر و شرک پھیلانے کے لئے یاطل قوتیں اس طرح سرگرم عمل ہیں کہ انہوں نے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو بھی نہیں بخشا۔ ان کے سادہ لوح ذہنوں میں کس خوبصورتی سے اپنا ذہیرا تار رہا ہیں اس کا اندازہ اخبار "جسارت" کے بچوں کے صفحے پر چھپنے والی اس کہانی کے پڑھنے سے یقینی ہو سکتا ہے۔ پڑھئے اور ماتم کیجئے اس قوم کی بے بسی کا۔

## چڑیا اور اندھا سانپ

نثریہ: اشفاق سعید الدین بسکھر

دالی اور چلتے دکھائی دے گئے تھے چوں سے باز آیا۔ اپنی میری تو بہ قبول فرماتے۔  
آمد لہ آئی۔

"ہم نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔"

سور کے ساتھ رونے پر عاجز دیکھا تو دریافت کیا کہ بات کیسی ہے؟  
مردانے سارا قصہ سنایا تو وہ سب بکھا دے گئے اور کہنے لگے کہ ہم بھی اپنے اللہ سے معاملت کرتے ہیں۔ چاہتا ہوں کہ بھی بچے دل سے توبہ کر اور بار بار دعا سارے محکمہ کو بل پڑے۔ جہاں دن کی مسافت کے بعد ایک گاڑی میں بیٹھے تو وہاں پر ایک نابینا بڑھیا دیکھو جو اس "مردانہ" کا نام لیکر پوچھنے لگی کہ اس جماعت میں وہ بھی ہے۔

مردانہ آگے بڑھا اور کہنے لگا۔

"ہاں اے صغیفہ ہے اور وہ میں ہوں۔ کہہ دیکھا بات ہے؟"

بڑھیا اٹھی اور اندھے کپڑے نکال لائی اور کہنے لگی۔

"جنہ دن ہوئے سب ملے۔ فرزند احمق کر گیا ہے۔ اس کے کپڑے میں مجھے تین دن متواتر حضورؐ کے قلوب میں تشریف لاکر تمہارا نام لیکر ارشاد فرمایا ہے کہ۔"

"وہ آ رہا ہے یہاں سے دینا۔ لہذا اسے مرد خوش نصیب! یہاں پہنچے۔"

امانت ہو۔

باقی صفحہ ۱۳۳۱ پر

ڈاکوئی کا ایک گروہ ڈاکوئی کے لئے ایک ایسے مقام پر پہنچا جہاں کچھ دیکھتے تھے اور دشتوں میں سے ایک درخت خشک تھا اور دو چھلار تھے ڈاکوئی آدم کے لئے بیٹے تو ڈاکوئی کے سردار نے دیکھا کہ ایک چڑیا پھلدار درخت سے اڑ کر خشک کچھ پر جا بیٹھی ہے اور تھوڑی دیر میں وہاں سے پھراؤ ہے اور پھلدار درخت پر جا بیٹھی ہے اور وہاں سے اڑ کر پھر اسی خشک درخت پر آ بیٹھی ہے۔ اسی طرح اس نے کئی پکر لگائے۔ مردانے یہ دیکھا تو تجھ سے لئے خشک درخت پر چڑھا اور جا کر دیکھا ایک اندھا سانپ سب سے بلند نشی پر لیٹا بیٹھا ہے اور سر کھڑے ہوئے ہے وہ چڑیا اس کے لئے کھانا لاتی ہے اور اس کے سر میں ڈال دیتی ہے۔ مردانے یہ دیکھا تو متاثر ہوا اور وہاں سے کہنے لگا۔

"الہی! یہ ایک موزی جانور ہے۔ جس کے ذوق کے لئے ایک چڑیا مقرر فرما دی گئی ہے۔ پھر میرے لئے جو اشرف المخلوقات میں سے ہیں۔ یہ ڈاکوئی کی صاحب ہے۔"

یہ کہا تو اس نے ہاتھ لگا کر یہ آواز سنی کہ۔

"میری رحمت کا وہ وارہ ہر وقت کھلا ہے۔ اب بھی توبہ کر لو تو میں قبول کروں گا۔"

مردانے یہ آواز سنی تو رونے لگا اور نیچے اتر کر اس نے اپنی حلواریں







دوست محمد ظفر آفے والا  
اتحاضی حضرت اللہ (قلندہ دیدار سنگھ)  
احقر عبد اللہ مفتی عن

حضرت سید احمد علی بن علیہ السلام اور  
خلع جنتک

شعبہ احمد علی بن علیہ السلام کوٹ  
صلح سرگودھا

قال تعالى اليه يعبد الحكم لا العجب والعمل الصالح يرفع المذنب  
رسولہ کفایت اللہ فاروقی (راولپنڈی)

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿٥١﴾  
"اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں" المائدہ

# کھلا خط

"الدين الخالص" کے مرتب  
خانگی جان دانا نوی کے نام  
مُدی گل بھٹہ دین کیماڑی کی طرف سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مترجمہ "پھر اس کو موت آگے رہے گی اور پھر اس کے بعد قیامت کے دن تم پھر اٹھائے جاؤ گے" (المومن ۶۰-۶۱)  
مترجمہ تمام اللہ کے ساتھ کفر کا وہی ہے جسے اختیار کرتے ہو حالانکہ تم یہ جان تھے  
اس نے تم کو زندگی عطا فرمائی، پھر وہی تمہاری جان سلب کرے گا پھر وہی تمہیں  
دوبارہ زندگی عطا کرے گا۔ پھر تم اسی کی طرف لوٹے جاؤ گے۔ (البقرہ ۲۸)  
مترجمہ "وہ کافر نہیں ہے کہ جسے ہمارے رب نے دے دیا ہے اسے دوبارہ موت دی  
اور دوبارہ زندگی دے دی ہے ہم اپنے قلوبوں کا اعتراض کرتے ہیں کیا یہ ایمان  
نہ لکھے کے بھی کوئی سبیل درمختار ہے؟" (دوسرہ المومن)  
انصاف کا تعارف تو یہ تھا کہ اگر عثمان سے ان قرآنی دلائل کے لئے آپ  
قرآن کی تفسیر یا جہنم آیتوں میں سے کوئی ایک آیت پیش کرتے کہ یہ لوگوں کو جواب  
قرآن کی اس نفلان آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ آسان کو دوسری زندگی بھی ملتی ہے لیکن  
افسوس ملنا نہیں آپ نے قرآن کے دلائل کے مقابلے میں اپنی کتاب "الدين الخالص"  
کے صفحہ نمبر ۱۵ اور ۱۵۳ پر یہ مسلمان مذہبی اور کسی مفتی کا نام محمد شفیع صاحب ہمالیہ

مختلف کتابوں و رسائل کو نقل کر کے تفسیر اور تفسیر پرستی سے  
کی ہوئی آپ کی کتاب "الدين الخالص" اپنی اس کتاب کے لکھنے سے آپ نے دین کی  
کوئی خدمت نہیں کی بلکہ قرآن پرستوں اور عقیدہ کو گولہ لگنے والے مواد کی ایک کتاب  
کتابیں آپ نے اللہ تعالیٰ پرستی کے معانی کا بہتان باقاعدہ قرآنی صلی اللہ علیہ  
وسلم کی تفسیر کیا ہے جس سے یہاں کوہوں کا آپ سے اپنی کتاب "الدين الخالص"  
میں باوجود عذاب قرآن پرست ثابت کرنے کی کوشش کہ ہے حالانکہ اگر مسعودی  
عثمانی صاحب نے نہ تفسیر کیا کہ یہ کتب اور نہ ہی عذاب قرآن کا انہوں نے اپنی کتاب  
مصرعہ پر واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ عذاب القبر حق ہے۔ (نیکواری)  
اور کتاب کے اندر لکھا ہے۔ "فَصَحْرًا فَمَا دَمًا فَاقْبَلُوا" (میں)  
پھر اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں دین کیا یا۔  
آپ شاید اگر عثمانی صاحب کی کتاب کے مقدمہ کو نہیں سمجھے انہوں نے  
اپنی کتاب میں قرآن اور صحیح احادیث کے دلائل سے کفر سے ثابت کیا ہے کہ بعد  
انسان قیامت کے دن زندہ ہو گا قیامت سے پہلے نہیں عذاب اور راحت اس سے  
نہیں ہوتا بلکہ ہر رزق میں ہوتا ہے۔



# کچھ اچالے رات سے آما وہ پیکار ہیں

”شانی ہاؤس“ کی پہلی سٹری پر مستقیم پروگرام میں ان کا یہ انداز تھا کہ  
 ”اے اللہ سے معلوم ہوا کہ اینڈرٹننگ شریٹ لٹا چکے ہیں۔ ہندو لادھیہ پتے تو  
 عجب ڈاکٹر علقانی صاحب اور اکین شادی عجب بددلتوں اور صلیبیوں صاحب  
 فخر صلیب صاحب“ شیخ نور الدین صاحب اندر کیڑی کے ناظم پریدہ العینی  
 صاحب سے ملے۔ سچاچی سے ہم وہ بین ماسٹرسٹی ڈاکٹر علقانی صاحب کے  
 پہلے اجتماع میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ جن میں زیادہ تر ناخین لڑائی تھے  
 سرحد سے بھی کچھ نوجوان طالب علم سامنے آئے ہوئے تھے۔ ان سے معلوم ہوا کہ امیر  
 سرحد ڈاکٹر علقانی صاحب کو شریعت لار سے ہیں۔ پتھلے کے کچھ ناخین ہیں  
 بقول ان میں نظر آ رہے تھے۔

ان سب ساتھیوں سے ملنے کے بعد میرا اجتماع کے انتظامات کا  
 جائزہ لینے کے لئے چلا تو میں نے دیکھا کہ ”شانی ہاؤس“ کی دوسری طرف  
 معرکہ فدا کے گروہ نے نکل کر کھانا پکانے کا کام شروع کر رکھا تھا۔ پہلی منزل کے مقام  
 گمرے ساتھیوں کے سامان اور آؤم کے لئے محفوظ تھے۔ جبکہ عمارت کی کٹنا وہ  
 جہت پر شرکاء اجتماع کے بیٹھے کھانے صاف ستوری دیاں بچائی گئی تھیں  
 عمارت کے لئے نامیائے عقب کے گئے تھے۔ چاندنی چوک خیر فی لینڈ سکول  
 اور شانی ہاؤس کے سامنے کپڑے کے بڑے بڑے بیڑے لگائے گئے تھے کچھ ساتھی  
 جگہ بیٹھ کر قریب ہی راہ نمائی کے بیٹھے وہاں موجود تھے۔

اگلے دن صبح میں راجولانی کو نماز فجر اور ناشتہ کے بعد ناخین کا  
 پہلا اجلاس شروع ہوا۔ ملک کے مختلف گوشوں سے آئے ہوئے ناخین صاحبان  
 نے گذشتہ تین ماہ کی رپورٹ پیش کی۔ اور اپنے علاقے میں ہونے والے تبلیغی  
 اجتماعات اور صحیح قرآن وحدیث اور انذارِ عالم کے پروگراموں کے متعلق بتایا۔  
 ضلع شیخوپورہ کے ناظم مسٹر عبدالحمید صاحب نے اپنے ضلع کے  
 حالات سنائے۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع ملتان کے بعد ضلع شیخوپورہ میں لوگ تیزی  
 سے دعوت قبول کر رہے ہیں اور بہت سے دیہات میں تبلیغ کا سلسلہ جاری  
 ہے۔ ضلع کی دونوں تحصیلوں میں آٹھ ناظم ہیں۔ جو اللہ کے دین کا کام دے رہے

ناظم ضلع خوشاب بھائی فیاض محمد نے جون میں میرے سرحد  
 ڈاکٹر علقانی صاحب کو جنرل آف آفس کی دعوت دی تھی۔ دارالسلام  
 میں بعد نماز عصر ان کا درس ہوا اور نماز عشاء کے بعد ناخین پنجاب کی میٹنگ  
 ہوئی جس میں امیر پنجاب قمر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے اعلان کیا کہ چوتھا  
 سہ ماہی اجتماع پنجاب ۱۱، ۱۲، ۱۳ جولائی کو راولپنڈی میں ہو گا۔

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں راولپنڈی کے ناظم جناب  
 کفایت اللہ خاوندی صاحب کی طرف سے اجتماع کا دعوت نامہ ملا۔ پروگرام  
 کی تفصیل دیکھی تو معلوم ہوا کہ سہ روزہ اجتماع کے پہلے دن ناخین کو بلایا گیا  
 تھا۔ جبکہ باقی دو دن رتھہ تنظیم و دیگر احباب کو شرکت کی دعوت تھی۔  
 دعوت نامے میں یہ خوشخبری بھی سنائی گئی تھی کہ امیر تنظیم جناب ڈاکٹر مسعود  
 علقانی صاحب میرا اجتماع میں شریک ہوں گے۔

ناظم الحرف ان ترقیاتی تبلیغی ۱ صلاحتی و بین الصوباتی رابطہ  
 اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ناظم ضلع خوشاب بھائی فیاض محمد صاحب  
 کے ہمراہ ۱۰ جولائی کو سرحد پر پہنچے۔ ریل کار کے ذریعہ لاہور سے روانہ ہوا۔  
 محترم ایمان اللہ ملک اور بھائی مسیحیاری ضلع ہماچل سے ساتھ تھے سربراہیت  
 خوشگوار گزارا۔ دو دن مقرر میں ہوا۔ انداز عام کا پروگرام لیا اور ہر شے پیش  
 پر چھوٹے پمفلٹ، سجات کی طرف ایک راہ اور ”کویتہ اللہ“ لکھتے۔  
 تقسیم کرتے۔

راولپنڈی کینٹ سے ڈیڑھ پہلے چوک مرید حسن پر میں مقیم تھی تو  
 عشاء کی اذان ہو رہی تھی۔ ٹرین سے اتر کر ہم مسجد توحید خواہ اسلام آباد دہلی  
 اسٹینڈ پہنچے۔ نماز کے بعد ساتھیوں سے معلوم ہوا کہ اجتماع قیری لینڈ سکول  
 کی بجائے قریب ہی واقع ”شانی ہاؤس“ میں ہو گا۔ ان سے نئی اجتماع مقام  
 کا نقشہ لے کر ہم بذریعہ دیکن مسیلاٹ ٹاؤن کا طرف روانہ ہوئے چاندنی  
 چوک انٹر کیری لینڈ سکول کے سامنے پہنچے تو ناظم ضلع لاہور بھائی مسعود  
 بن شیش ملے۔ ان کے ساتھ اجتماع مقام پہنچے۔



اندام عام کے لئے بھی گھونڈ یا زلوں میں نکلتے ہیں۔ ورمقان المبارک میں بعد نماز تراویح شہر کی بڑی بڑی مساجد کے باہر بھٹکے تقسیم کرتے ہیں۔

صلیٰ خورشاب کے ناظم فاضل محمود صاحب نے بتایا کہ صلیٰ کے مختلف علاقوں میں تین ناظم مقرر ہیں جو توحید خالص کی دعوت پھیلا رہے ہیں۔ تبلیغی اجتماعات کے ذریعے ایمان کی بات اپنے قریبی بھائیوں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ماسٹر ظلام اکبر صاحب نے اجلاس میں شریک ناظمین کو صلیٰ گھیرات کے تبلیغی کام کے متعلق بتایا۔ انہوں نے کہا کہ صلیٰ میں تنظیم کے دو ناظم موجود ہیں۔ بہت سے نوجوان اور تعلیم یافتہ افراد جاتی دینی تعاون کے لئے تیار ہیں۔ صلیٰ لسیہ الگوٹ کے تیشوں ناظمین کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب ڈاکٹر عظیم القادری صاحب نے شرکار اجلاس کو بتایا۔ ساتھی نماز جمعہ دریا قرآن وحدیث کے پروگرام میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ علاقہ میں تبلیغی اجتماعات بھی لگے ہوئے ہیں۔ تحصیل سرسکر گڑھ میں احباب کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

جناب ارشد سلہری صاحب نے سرگودھا کی رپورٹ پیش کی، آپ نے کہا کہ سرگودھا میں توحید کا دم بھرتے دلوں کی خاصی تعداد موجود ہے۔ لیکن اکابر پرستی کا شر سے شکار ہے۔ طاقت سے دوستی ان کی بڑی خرابی ہے اس لئے ہم ان جعلی توحید یوں کا سب سے پہلے پال کوئلہ رہے ہیں کچھ نوجوان تعلیم یافتہ اور پرعزم افراد نے ہماری طرف تعاون کا ہاتھ بڑھایا ہے۔

اجلاس میں موجود صلیٰ قصور کے ساتھی نے بتایا کہ تنظیم کی طرف سے مقرر دو ناظمین اور دوسرے ساتھی توحید کا پیغام دوسرے انسانی بجائیوں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ شیخ پودہ نوز میں مسجد توحید ہے۔ جہاں نماز جمعہ کے علاوہ دوسرے تبلیغی و تربیتی اجتماع ہوتے ہیں۔ صلیٰ کے چند دوسرے دیہات میں بھی تبلیغی کام ہو رہا ہے۔

راہ پٹنہ کی مکے ناظم بھائی کفایت اللہ فاروقی نے ناظمین کو بتایا کہ چند ماہ قبل انتہائی نامساعد حالات میں توحید باری تعالیٰ کی قدر داری اپنے ناواں کا نہ ہوا پر اٹھانے کا عزم کیا۔ سخت مخالفت ہوئی۔ مگر مالک نے یادی کی اور چند اصحاب سے دست نواؤں بڑھایا۔ ادویوں مسجد توحید میں جمعہ اور قرآن حدیث کے علاوہ جیسے بڑے تبلیغی اجتماعات شروع ہو گئے۔ اب لڑکچہ تقسیم کرتے ہیں اور نسا حجاب سے علاقہ میں بھی ہوتا ہے۔

مستحقین کے سر انجام دینے ہے۔ صلیٰ میں تنظیم کی چار مسجدیں ہیں۔ جن کا انتظام ہمارے ساتھی چھلت ہیں۔ ہر جیسے ضلع ناظمین کی رابطہ نیٹنگ ہوتی ہے۔ نوجوان طاہر تحت کش مزدبھائی، زمیندار اور ملازم پیشہ ہر طبقہ سے متعلق افراد تنظیم میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ فرقہ پرست مولوی ہر طرح سے مخالفت کر رہے ہیں، اللہ کے فضل سے رفتار تنظیم ہر مشکل کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے۔

صلیٰ لاہور کے ناظم سعید بن بشیر صاحب نے بتایا کہ صلیٰ میں تنظیم کی طرف سے چار ناظم مقرر ہیں۔ جو امتیازی نگر سے اپنی تبلیغی ذمہ داریوں کو ادا کر رہے ہیں۔ اپنے علاقے میں لڑکچہ تقسیم کرتے ہیں۔ ان سے طاقت، ہفتہ وار درس کا اتمام، دعوت الی اللہ کے لئے نکلنا اور قرآن، خلاصہ کے مابین رابطہ سے دھرمادی میں شامل ہونا ایسے مشاغل ہیں۔ تنظیم کی طرف سے لاپرواہی میں بدل گئے۔ علاقہ میں مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ جہاں جمعہ کے علاوہ ہر مشکل کو بعد نماز مغرب درس ہوتا ہے۔ تاخیر قرآن کے علاوہ عربی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ایک سو سے زائد افراد اب تک تنفیق کے قادم ہر کر چکے ہیں اور تنظیم کو اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

## باطل نظریات کی آمینرش نے

## حقیقی اسلام کی صورت

## اس قدر مسخ کر دی ہے

## کہ اب شرک کو توحید

اور

کفر کو ایمان کہا جا رہا ہے۔

صلیٰ گوجرانوالہ کے ناظم آصف بن یعقوب الدین مسلم صاحب نے ناظمین کو بتایا کہ صلیٰ میں تنظیم کی طرف سے بھی تین ناظم مقرر ہیں۔ جمعہ کے علاوہ ہفتہ وار درس میں بھی ساتھی اکٹھے ہوتے ہیں۔ لڑکچہ تقسیم کے علاوہ



میں نہیں لائے۔ وہ علی کا بڑا بھائی تھا اس بات کا میں یقین ہے کہ لوگ بات سمجھنے لگے ہیں اور مخالفت کے مقابل موافقت میں گھڑ کر ملتے آ رہے ہیں۔ آپ نے اجلاس میں شامل ناظمین کو بتایا کہ کون سا چاہیے (۱۱) مسابہ تنظیم کے زیر انتظام میں جبکہ یکم (۲۵) ناظمین ڈسٹرکٹ میں آئے تھے۔

مناظرہ نمک یہ اعلان جاری کیا کہ وہ پیر کے گھاتے کے بعد امام کے لئے وقف ہوا۔ نماز عصر کے بعد جناب کی کوششانی صاحب چند فقار تنظیم کے ہمراہ پورے نیر ۷۰ کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں مصباح مہمانی کی دعوت پر بعد نماز مغرب آپ کو خطاب کرتا تھا۔ اس وقت تک امیر پنجاب خرم ڈاکٹر شیر احمد صاحب ملتان کے تقریباً ساتھ (۶۰) از قار تنظیم کے ہمراہ پندرہویں تشریف لائے تھے۔ امیر تنظیم کی ہدایت پر آپ نے ناظمین و سامعین سے خطاب کیا۔

## میدان دعوت و تبلیغ

### پرحرار راستہ ہے

### پھولوں کی سیج نہیں!

جوشی نمبر ۲۲ جنیوا کو پہلے انڈیا میں کام کا پروگرام جواب دہ کے قریب ایکسپریس پارک میں جناب عثمانی صاحب سے قرآن دست کے حوالوں سے توجہ کی بات دلا کر انہوں نے اندازہ لگایا کہ کون سا قرآنی مشرک کی جوتنگ اور پوری بدانتظامی سے ڈرایا اور ایمان خالص کی برکات کا ذکر کیا۔ بعد ازاں بعد از نماز صلیبی صاحب سے سرگرمی کے لئے ہو کر اپنے قومی بھائیوں سے کہا:

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئاً وَهُمْ يُخْلَقُونَ أَمْوَاتٌ غَيْرَ أَحْيَاءِ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ ۚ  
آیات (یوسف ۲۱)

ترجمہ: اور اللہ کے علاوہ وہ دوسری ہستیوں کو تو لوگ حاجت ملنے کے لئے پکارتے ہیں۔ وہ کسی چیز کی بھی خالق نہیں بلکہ خود مخلوق ہیں۔ مردہ ہیں۔ ان میں جان کی روح تک نہیں ان کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ کب انہیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

”اس آیت سے چند چلدا ہے کہ کیلے مالک کے سوا کسی بھی مردہ کو کوئی تاجہ طہ پر مدد کے لئے پکارنا اور حالات سے باخبر بھانڈا نہ سمجھ کر

امیر پنجاب جناب ڈاکٹر شیر احمد صاحب سے پورے صوبے کی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ پنجاب میں ۵۳ (۵۳) ناظمین مقرر ہوئے اور تنظیم کے مسئلہ مساجد کی تعداد ستائیس (۲۹) ہے۔ ضلع ملتان میں چودہ مساجد مساجد ضلع شیخوپورہ میں چار (۳) مساجد ملتان میں اور سرگودھا میں دو اور اور لاہور راقصہ انگریزات انگریزوں کو اور قندھار میں ایک ایک مسجد ہے۔

آپ نے ناظمین سے کہا کہ چونکہ مساجد میں قرآن مجید اور دوسرے دینی علوم کی تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے اب مزید بچوں پر بھی اس کے احکام کی کوشش کی جائے۔ دعوت الی اللہ اور مسیح کی تقسیم کے لئے راستے انگریزوں اور ہندوؤں میں نکلیں۔

آزاد کشمیر کے ناظم مہمانی اور شاہد مہر سے اپنے علاقہ میں تبلیغ دین کی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ شروع شروع میں جنوں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اب اللہ کے فضل سے کچھ لوگ ہادی بات سنتے ہیں اور چند ساتھی بھی بن گئے ہیں۔

سندھ کوٹ سندھ کے ناظم شیخ عبدالرحمن صاحب سے اپنے علاقہ میں ہونے والے دینی کام کے متعلق بتایا۔

امیر سرحد ڈاکٹر عمر خطاب دہاتی صاحب سے سرحد میں تبلیغی کام کا جائزہ پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ صوبہ میں کئی پانچ مساجد ہیں۔ چند مساجد تنظیم کی طرف سے تعمیر کی گئی ہیں اور کچھ پہلے سے تعمیر شدہ مساجد کے مسئلہ نظم سے وابستہ ہو کر دینی کام کر رہے ہیں۔ چند نئی جگہیں جہاں مساجد موجود ہیں مساجد کی تعمیر کی تجویز زیر غور ہے۔ چند نئی چار مقامات پر مساجد قرآن ہونے کے اردو کے علاوہ پشتو ترجمے والا مرکز بھی جو تقسیم کرتے ہیں۔

آخر میں میر کاہن جناب ڈاکٹر مسعود الدین مہمانی صاحب سے رقتا۔ تنظیم کو کراچی کے حالات سنائے آپ نے بتایا کہ جمعہ میں تین دن مسجد توجہ دیکھا گیا ہیں طبی پر محرم ہوتا ہے جس میں قرآن اور شادی طہری پڑھائی جاتی ہے۔ ہفتہ میں چار مرتبہ دعوت الی اللہ کا اجتماع ہوتا ہے۔ ساتھی سنت بڑی کے مطابق راستے انگریزوں اور ہندوؤں میں مذہب کی مہم کرتے ہیں۔ پہلے تو مخالفت میں لایا لایا دی جاتی یا شرکے غرضتے تھے۔ اب کہیں تھوڑا ہوتا ہے تو کہیں مخالفت میں جوں بھی لگتے ہیں۔ مساجد سے عبور و تحمل سے سب کو برداشت کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ساتھی بغیر کسی الجھٹلاؤ یا ٹکرائے توجہ کی بات سر باز کرتے ہوئے کبھی قسم کی مخالفت کو خاطر







کے ذریعے جس کی راہ میں جا کر ادا میں بیٹھ گئے وہ لگا لگا ہے۔ آج جبکہ ہر طرف کفر و شرک کے جھنڈے بلند ہیں۔ ان میں سے کبھی کبھی کچھ برائی کے علمبرداروں کا نام نہاد علم سے آراستہ ہیں۔ اعلیٰ روش کا علم رکھنے والے علمبرداروں کا علم مذہب کے لئے پیشہ چون بپا کرتے رہے ہیں، وہ کہتا ہے کہ کفر کے لئے کفر کے باطن میں قرآن و سنت کے تصور ہی علم سے حریف کرتے ہیں۔ وہ باطن کا مقابلہ کیسے کر پائیں گے؟ آپ نے ناظرین اور سامعین کو تاکید کی کہ

”میدانِ دعویت و تبلیغ میں اتنے سے پہلے یہ بات اچھا سمجھ لو کہ دینِ شیعہ کو لیں یہ یہ پر خوار رہتا ہے۔ بھولوں کی جگہ نہیں ہے۔ قدم قدم پر طاقت اور اس کے بھاری دوشے اٹھائیں گے۔ ہر نیک شیعہ طاعت اللہ کی پناہ طلب کرتی ہے۔ برائی کو اچھا کرنے سے قدر کیجئے۔ گلابوں کا جواب خاں خاں اور دھاتیں ہیں۔ صبر و صلوات اور دوسرے اعمال مستوز بہترین زیادہ رہا ہے۔ زندگی میں ایک قتال جو مصالحت میں ادا رکھ رکھاؤ اور صلح میں ہی ہو۔ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کی ضرورتی اور ہمدردی کا اعلیٰ مظاہرہ ہو۔ آپس میں ایثار و قربانی کا کوشش ہو۔“

راولپنڈی کے ناظم صحافت کفایت اللہ قادری صاحب نے بھی مختصر تقریر کی۔ جتنا آپ نے سامعین کو اپنے دلچسپ حالات بھی سنائے۔ اور ایمان و توحید کی ضابطہ پائشیوں سے منور ہونے تک جو مراحل طے کرنا پڑے ہیں، اپنے نرم کشمیری انداز سے بیان کیا، سامعین نے اس کی گفتگو نہایت ذوق و شوق سے سنی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ اس قافلے کے ہر راہی کی پتلی ہی پاکستان ہے۔

مناظرین کے بعد کلام کے لئے وقف ہوا، آغاز مغرب کے بعد جناب ڈاکٹر سعد الدین عثمانی صاحب نے کلمہ پڑھا جسے سیکرٹری رفیع الرحمن

گھروں میں بیٹھ رہنے یا خالی گھرے  
لگانے سے  
انقلاب حق نہیں آیا کرتا !

ناظرین و دیگر احباب سے خطاب کیا۔ آخر تعلیم نے کیا۔  
”باطنِ انوار کی آئینہ نشانی حقیقی اسلام کی ضرورت اس قدر مستحکم

مرد ہے کہ وہ فرکر کو توجہ نہ دے گا۔ گھر کو ایمان کہا جا رہا ہے۔  
آپ نے فرمایا۔

”اسلامی عقائد پر احادیثِ مبارکہ کی طرف سے دو طریقوں پر قرآن اسی ہے ایسے بڑے بڑے علماء و محدثین کے جہر سے نقاب ہٹا کر حقیقتِ حالات روکتا ہے کہ انہی قرآن پر یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے قرآنِ عظیم کی حق گوئی خالص توحید کے مقابل میں خلول اور قدرت الوجود اور وحدت الشہود جیسے کفریہ عقیدے پھیلانے کی خاطر قرآن کی بنیاد کی اسلامی عقیدے کو بدل ڈالا ہے۔“

ایک ناظمی کے مطابق گھڑوں، ہمیشہ زندہ رہنے والی ہستیاں تراشی ہیں کشف الہامی، حلق، مراقبہ اور محاشی کی اصطلاحات و بجا کر کے پورے دین کو بدل ڈالا ہے آپ نے کہا کہ

”تصوف کے ذریعہ ان کے اسلامی عقائد کی اصلاح کی جائے گی۔ اس لئے ان کے ذریعہ وہ تبدیلی خطہ ازمنی پر رونما ہو سکتی اور اصولِ دین کے مسلمانوں کو مزید دے دین پر مشورہ ہو سکتی۔“

اس وقت خود وہ شاہین جریلا ہم گھسوں میں  
اسے کیا فکر کیا ہے وہ درحمتِ مسلمانوں کی  
ہم اسی بات کو تکرار کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے لغزش قدم سے ہٹ کر  
جو راہ انہیں گمراہی آئی وہ سب راہوں میں ان راہوں پر چل کر ہم کامیاب سے  
پہنچا رہیں جو سکتے۔  
عثمانی صاحب سے فرمایا۔

”خطہ لطریات و عقائد کی نشاندہی کرتے چوتھے ہم ان حضرات سے  
ہمیشہ کرتا رہی ضروری سمجھتے ہیں جو ان طاقتور تعریات کو پھیلانے رہے ہیں  
ناکامیاب و سیدھا حق و باطل کا فرق واضح ہو جائے ہمارے نزدیک اصلاح  
کا یہی ایک راستہ ہے کہ ہم راہ حق میں بیٹھے ہوئے ٹھکڑا اور ٹھکڑا سے باہر ہوں  
کو بڑھ کر کریں، جو چل کر ان ظالموں کو راستے سے ہٹا دیا جائے۔ تاکہ مسافر  
کو راستہ مل جائے۔“

بعد ازاں سوال و جواب کی طویل نشست ہوئی۔ مشکلیں کی طرف  
سے سوال کھینچنے کے لئے کاغذ لکھ لیا گئے تھے۔ عثمانی صاحب نے مسائل کا اعلیٰ  
قیوت و حدیث سے ذریعہ پیش کیا اور تنظیم پر اعتراضات کے تفصیلی جواب دیتے  
رات کچھ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ حاضرین محفل کا اصرار تھا کہ تمام حالات کے  
حوالہ دے چکے ہیں۔ امداد سے رات کا کھانا بھی کافی دیر سے کھا گیا۔



اجتماع کے آخری دن انھوں نے جمعہ المبارک کو بعد نماز فجر امرِ پنجاب انکسٹریٹ

صاحب نے دینِ قرآن دیا۔

ناٹے کے بعد فریجے ساتھیوں کے درمیان حوالہ جواب کا دلچسپ تبادلہ ہوا  
تمام ساتھی دو گھنٹہ بچوں الف، اور ب، جی تقسیم ہو گئے۔ الف، محمود ب، جی کو چھکے  
ساتھی شامل تھے۔ تب محمود ب، پنجاب اسرحد اور کشمیر کے ساتھیوں پر مشتمل  
تھا ان کی شادی اور بوائے ناٹکین کو غیر جانب دار رہتے ۱۲ ستمبر وہ آیا فمونی صاحب  
مصطفیٰ تھے۔ انکسٹریٹ خطاب دریا صاحب کے قرآن، حدیث اور کتب اسلامی  
سے متعلق اچھ سوالات وہ دونوں گروپوں سے پوچھے۔ الف، محمود ب، جی کو چھکے  
محمد علی صاحب کو کہہ رہے تھے۔ میکس ب، محمود ب، جی کو چھکے اور قبا تھی اور  
کے ذمہ تھا۔ ہر گروپ کے امیرو کو اپنے رفقاء سے مشورہ کئے گئے تھے تیسرا سیکشن ۱۲  
دیا گیا۔ وقت ختم ہونے سے پہلے جناب صلیف صاحب متعلقہ گروپ کو مطلع کر دیتے  
تھے وہ گروپوں نے سخت مقابلہ کیا۔

شاہ قادیان صاحب کی مدد کے لئے ان کے ساتھی ان کے قریب ہی  
بیٹھے تھے۔ محمد علی صاحب کی طرف سے جواب دہ تھے۔ سو نوں کی  
ترتیب کچھ اس طرح تھی کہ ہر گروپ کا پہلے قرآن و الف، امتحان ہوتا۔ اگر اس کا جواب  
صحیح ہوتا تو پھر ہی گروپ سے علمِ حدیث کا سوال پوچھا جاتا اگر یہ جواب بھی درست  
ہوتا تو تاریخ اسلام سے ایک سوئلی پوچھا جاتا۔ اگر ایک گروپ کسی سوال کا جواب صحیح  
نہ دے پاتا تو دوسرا گروپ سیران میں آتا۔ اس طرح تقریباً دو گھنٹے تک سوال و جواب  
کے دلچسپ مقابلے جاری رہا۔ تمام سامعین ذہنی آزمائش کے اس معاملات افزا  
چند گرام سے خوب محفوظ ہوئے اگر وہ لوگ گروپ کسی سوال کا جواب صحیح طور پر نہ  
دے سکتے تو انکسٹریٹ صاحب تفصیلاً وضاحت فرما دیتے تھے۔

آخر میں جب نتیجے کا اعلان ہوا تو ب، محمود ب، جی پنجاب اسرحد  
اور کشمیر کے ساتھیوں پر مشتمل تھا۔ مقابلہ جیت گیا۔

بہر حال جمعہ کی تیاری کے لئے وقفہ ہوا۔ اس وقت تک دارالپیشانی  
شہر سے بھی بہت سے اصحاب پٹنالا میں آچکے تھے۔ ہر طرف چیل چیل مچ رہی تھی۔ چونکہ  
آخر الحروف کوئے اصحاب کے نام پر تھے کہتے اور تعارف حاصل کرنے کے لئے  
کہا گیا تھا۔ اس لئے کافی علم لیکر کوئے میں بیٹھے ہوئے ایک نوجوان اور ایک عورت  
دونوں شخص کی طرف بڑھا۔ اپنی طرف آنکھیں گراہندہ نے قریب ہی سے  
دیکھنے کے لئے سیکڑ بادی۔ مختصر گفتگو کے بعد معلوم ہوا کہ وہ دونوں باپ بیٹا ہیں۔  
باپ ڈاکٹر ہیں اور بیٹا یونیورسٹی میں فوٹو امیر کا مقصد ہے۔ جناب ڈاکٹر

مستور الدین عثمانی صاحب کی کتابوں کا مکمل سیٹ مطالعہ کر چکے ہیں  
تنظیم سے ملنے شفیق ہیں اور انکم سے وابستہ ہو کر تعلیمی کام کرنا چاہتے ہیں ان  
سے اجازت لیکر میں قریب ہی بیٹھے چہرے دو نوجوانوں کی طرف بڑھا وہ  
دونوں بھائی تھے۔ ایک لاہور سے اجتماع میں شرکت کے لئے آیا تھا۔ دوسرا  
راولپنڈی کا رہنے والا تھا۔ وہ دونوں سرکاری ملازم تھے۔ ان سے تاریخ ہوائی تھا  
کو سامنے سے راولپنڈی کے ناظم ہوائی کی تعارف، اللہ قادیان صاحب آئے دکانی  
وہ تھے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ مسجد قریب پہنچ کر نماز جمعہ پڑھاؤں۔  
ساتھ ہی بارہ بجے جناب عثمانی صاحب نے نماز جمعہ سے قبل شرکت  
اجتماع سے خطاب کیا۔

نماز جمعہ کے بعد ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے ناٹکین و فقار  
تنظیم دیکر اصحاب ایک نئے جوش و انداز کے ساتھ رخصت ہوئے اور  
جناب ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی صاحب اس ملک کی تنظیمی و تبلیغی دور سے ہر  
روز ہونے کے لئے مضہر تھے جو ۱۲ جولائی ۱۹۸۲ء سے شروع ہونے والا  
تھا اور جس میں آپ نے آؤ کشمیر، صوبہ سرحد و پنجاب کے تقریباً تمام مقامات  
پر خطاب فرمایا۔ اس دور سے ان کی تفصیلی روداد اور اس دوران پیش آنے  
والے چند اہم واقعات اگلے شمارے میں آپ کے سامنے آئیں گے  
اللہ اللہ تعالیٰ



### بقیہ : چڑیا امداد تھا سانپ

مورلے سن کر عالم و جہ میں آگیا اور وہ کپڑے پہن کر ملک معقول جانے  
ہوا اور اللہ کے مقبولوں میں شمار ہونے لگا۔

انسان چاہے کتنا بڑا گنہگار کیوں نہ ہو مگر وہ جیب بچے دل سے  
توڑ کرے تو خدا تعالیٰ اس کے کھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اپنے مقبولوں  
میں شامل کر لیتا ہے۔

ادریہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے حضور اپنی اہمیت کے برعکس سے کتنا بھی  
یا خبریں اور ان کا کوئی گنہگار سخت بچے دل سے توڑ کرے تو آپ خوش ہوتے  
ہیں اہمیت کے قریب وہ بڑے مل جھوڑ پر آشکار ہیں۔

(روزنامہ "بصارت" ۲۶ اپریل ۱۹۸۲ء)



ہم سرگرم عمل ہیں

خوشخبریاں

بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھگا دیا۔ لیکن آپ کو معلوم ہے  
 کہ اس واقعہ کا کیا اثر ہوا۔ اگلے بڑے آدمی میں حاضرین کی تعداد دگنی تھی۔  
 اسی طرح کا ایک دوسرا واقعہ بیس سالوں (یکھ گھڑ پانچ) میں  
 پیش آیا۔ مگر وہ اس لحاظ سے زیادہ مستانہ تھا۔ کیونکہ آباء و اجداد کے یہ  
 قہار راہ حق کے چروں پر خاک اڑاتے تھے۔ پھر چھٹے اور سترے ملکاتے  
 تقریباً ایک میل تک قنایں کرتے ہوئے دریں خاک رنگ آپہنچے اور ہمارے  
 ساتھی حب نما و مغرب ادا کرتے ہی مشغول ہو گئے تو انھوں نے مشرکانہ  
 لغوی کی پوچھا کہ وہی ادا شرکانہ فعل کی خاطر یوں یا یہی سبب کہ پھر ادا کیا  
 اور گارڈوں کے پیشے نوڈلے۔ جس سے بہت نقصان ہوا یہ نہ سمجھ  
 دیکھ کر غلے کے ایک صاحب نے (جو سابق کونسلر ہیں) انھوں نے میں  
 قہر پر اطلاع کر دی۔ فوراً ہی پولیس کی گاڑی آئی اور ان آٹھ دستوں  
 سپر وائڈ کو پھینک کر تھامے میں لے گئی۔ جو اس ہنگامے میں پیش پیش تھے  
 نماز کے بعد جب ناظم صاحب کو یہ بات معلوم ہوئی تو انھوں نے  
 نے فوراً ایک ساتھی کو تھامے دے دیا کہ پولیس کو قی کا مدد کی نہ کرے۔  
 ادا پھر یہ منظر دیکھنے میں آیا کہ پولیس اہلکار مصر میں کہ اس واقعہ کا پورٹ  
 لکھا جاتے تاکہ وہ سرسبزوں کے خلاف کو قی کا ردائی کر سکیں اور ہمارے  
 ساتھی ان سے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کسی کے خلاف کو قی شکایت نہیں ادا  
 کی کو قی بات نہیں۔ یہ نادان و نا سمجھ لوگ ہیں۔ لیکن اللہ سے امید ہے  
 کہ آج نہیں تو کبھی یہ اللہ ادا اس کے رسول کی بات سمجھ جائے گا۔ اس  
 طرح معاملہ رفع دفع ہوا۔ اس واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ تحریک کو چند نئے  
 ساتھی اور مل گئے۔

اور یہ آخری واقعہ تو ابھی حال ہی کا ہے کہ سعودیہ آیا دلوں پر  
چنگ کیسے بس اس کتاب پر دورانِ تقریر سے سن کر کہ - اللہ کے علاوہ کوئی  
دوسرا ذاتی، مستند، مشکوک گستاخ نہیں ۛ

پہلی بحث تجزیہ کو قریہ مگر کثیر الامتداد میں اور العلم کو قیام  
عمل میں آگیا ہے۔ چنانچہ دینی تعلیم حاصل کرنے والے افراد کے مستقل قیام  
کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس میں مسکن کے جسم عالم دین اور صوبہ پنجاب کے  
امیر کوثر بشیر احمد صاحب مقرر کئے گئے۔ یہاں قرآن، حدیث و فقہ کی  
تعلیم سیمسٹر و سیمسٹر کے تحت دی جائے گی۔ سال میں دو تعلیمی سیشن چوں گے  
پہلے سیشن کا آغاز ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ سے ہو چکا ہے اور دوسرے  
سیشن کا آغاز انشاء اللہ شوال ۱۳۸۵ھ سے ہو گا۔ تعلیم مکمل کرنے  
پر طلبہ کو باقاعدہ سند دی جائے گی۔

۲۔ دوسری خوشخبری یہ کہ اگرچہ اس ایک اور مسجد توحید کا احاطہ  
ہوا ہے۔ یہ خوبصورت مسجد ملیر کو گھرا پار کے علاقے میں پایہ تکمیل کو  
پہنچنے والی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر اس لحاظ سے سچی اہم ہے کہ کراچی کے  
اس علاقے کے گھرانے، رعیت، الی اللہ کے دریاں ہمیشہ شدید فحاشی  
موسلاہنا کرنا پڑا ہے۔ جس کی ایک دلیل آپ بھی دیکھتے ہیں!

ایک دن یہاں کے مین بازار کے دکاندار کے اسٹاپ پر لوگوں کو  
الاداد کی بیسی کی طرف بلانے کے جرم میں چند حضرات سخت سزاواتے گئے  
اور انہوں نے آقا جانا اپنے ہم خیالی دوسرے لوگوں کو جمع کیا اور ایک مجلس  
جہاں میں جگہ بیٹھ گئے جہاں انھیں جو وہی تھی اور غریبوں کے حق میں غرض  
جو کہ ہمارے ہر اہل فکر و غور کے لیے اور شرف و سالت بلکہ کرتے گئے۔ فیروز سادات  
نے تقریر رکھی اور یہ دیکھ کر کہ یہ عاشقانِ رسول کسی کو اللہ اور  
اس کے رسول کا پیغام سننے نہ دیں گے۔ سادے سادے خاموشی سے آگے  
بڑھ گئے اور اگلے چوک پر گئے ہو کر قرآن حکم کا پیغام سناتے گئے۔ مگر وہ  
جلسوں و ملا بھی بیٹھ گیا اور انھیں لگا کر غور و فکر کرتے لگا۔ تا اتم حلقے نے  
یہ دیکھ کر کہ وہیں آبا کو یہ پرستار بھی کو حق بات سننے نہیں دیں گے سادے سادے  
مکودہں کا پیچھے کی ہدایت کی۔ داعیانِ حق محرمات و سنجیدگی سے  
والیں جانا دیکھ کر اہل مجلس نے اپنی تمکیناتی پر خوش ہو کر غور و غور



باپ دادا کے دین کے ایک مشید لڑکے سے نہ لایا وہ قصے میں  
میرا ہوا اپنی دکان سے اترا اور کھلی کے تاروں کا ایک گچھا حقیر پر دے  
دار۔ اس کی مدد کے لئے پانچ روپیہ تیار لے اور میدان میں اتر آئے لیکن  
الہ دین عزت کا مشکریہ ہے کہ بحیثیت عجوبی ساتھیوں سے ہیر کا دامن  
باتھ سے راجا سے دیا اور جیابا کوئی کاروائی نہ تھی۔ اس ہنگامے میں ایک  
صاحب کا چشمہ ٹوٹ گیا۔ دوسرے ساتھی کے جسم پر لافروں کے نشان

پر چمکے اور دوسرے ساتھی کی آنکھیں گھبھوٹا لگنے سے سوجھ گئی۔  
مختصر یہ کہ ان حالات کے اندر اس علاقے میں مسجد کی تعمیر  
واقعی ایک بہت کم کام ہے اور لائق مبارکباد ہیں۔ اس علاقے کے ناظم  
ادارہ کے رفقاء کا کہنا کہ اللہ تعالیٰ سے اس کی نعمت اور پر خلوں کو کششوں  
کو قبول کیا اور ان کو ایک ایسی جگہ میسر آئی جہاں وہ سکون کے ساتھ اپنے  
مالک کی شکر اور اس کے دین کا علم حاصل کر سکیں گے۔ قلہ الحمد۔

## التاریخ الكبير ۱۴ قسم - ۲ - ج - ۴ باب منیب

۱۹۷۷ - منیب الازدی نے سحیحۃ قال ابو ایوب (سلیمان بن  
عبد الرحمن -) ابو خلیلہ عتبہ بن حماد بنکلی القاری قالہ نامیب بن  
مدرک الازدی عن ابيه عن جده قال سرح في المظاہیة فاذا انبی  
صلی اللہ علیہ وسلم یقول للناس غولوا الاله الا الله فقلعوا قلوبهم من  
قل فی وجعہ ومنہم من خالطہ القرب ومنہم من سہ سخی انتصف  
النهار فاقبلت ساریة یس من مہ فسل وجعہ و قال یا بنیہ لا تغربن  
ولا تغشی علی ایشا ظیة ولا ولا اقل من عہدہ ا قالوا عہدہ ریب  
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی جاریة وصیفة .

منیب الازدی یہ صحابی تھے۔ فرمایا ابو ایوب (سلیمان بن عبد الرحمن) نے ہم کو  
خبر دی ابو خلیلہ عتبہ بن حماد بنکلی القاری نے کہا کہ ہم کو خبر دی منیب بن مدرک الازدی  
نے اپنے باپ سے اور انہوں نے خبر دی اپنے دادا منیب الازدی سے کہ انہوں نے کہا کہ میں جاہلیت  
میں گھر سے نکلا (یعنی اپنے گھر سے مکہ گیا) تو میں دیکھتا کیا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ رہے  
ہیں کہ "قولوا لا اله الا الله فقلعوا قلوبهم من" (یعنی کہو اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں تو فلاں پاؤ گے) پس لوگوں  
میں سے بعض نے ان کے چہرے پر تھوکا اور بعض نے مٹی ان پر پھینکی اور بعض نے گالیاں دیں۔ یہاں  
تک کہ آدھا دن گزر گیا پھر ایک لڑکی آئی ایک بڑے سے پیالے میں پانی لیکر اور اس نے ان کا چہرہ  
دھویا۔ انہوں نے اس سے کہا "اے بیٹی غم نہ کر اور اپنے باپ کے اوپر غلبہ اور ذلت کا خوف دل میں نہ لا۔"  
منیب الازدی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ "یہ لڑکی کون ہے؟" لوگوں نے بتایا کہ یہ زینب بنت  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ "اور وہ ایک پادشہ لڑکی تھیں۔" تاریخ البکیر امام بخاری



...حلقہٴ یاران

محمد اسلام، اسد اللہ، ملک احلم اور مجاہد محمد اقبال۔

مُحَرَّرِينَ فَلَا تَوْتٌ لَهُمْ

وہ نہیں یہ بہانہ کیا ہے تا آپ کو گواہی کہ قطرہ قطرہ دریا میں  
جہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو گواہی کہ تلو میں کھو قبول فرمائے۔ آمین

بجائی آصف بن افسر مسلم  
نگوہر التوالہ

فہم بھائی! یہ اجازت کے تکلفات عین کہاں پر آئے آپ ہاتھ پر بھائی

میار کے مطابق ہوگی تو ضرور شائع ہوگی انشاء اللہ۔ اس ایک بات کا خیال

رہے کہ مضمون ذرا خوشخط اور ایک سطر چھوڑ کر لکھا گیا ہو۔

عبدالله بن محمد النحاس صاحب

عبد آل اندریا مسلم استوونش ارگنا نریش

نئی دہلی۔ انڈیا۔

پہلے تو جیل اللہ کے نام آپ کی عظیم کا پر سیریں دیکھ کر موصول جہاد پھر  
اخبارات کے ذریعہ معقودہ کھنڈنوں کی دوا دوا اور آپ کی تقریریں غرض کہ  
جیل اللہ کے شہداء کہ ساقی دیگر دیکھ کر بھی دوا کر دیا گیا تھا البتہ  
جے کہ مل گیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کو بھنے اور اسے دوسروں  
تک پہنچانے کا توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عقیل غوث خان۔

حدود. سعودی عربیہ۔

مردودی عربیہ میں بیٹھ کر صرف محفوز حصے سے لکھا دھڑ۔ تعجب ہے  
اچر وہ سبھی اکٹھے نکل کر معلول تھیں ہوا۔

محمد لؤلؤ خان

جوانفٹ سکریٹری

الحديث اوتھو قورڈاں گز مولہ وندھاں

المعراج

احمد

ملک محمد امین الظہری صاحب

قال لهم نشر الاشاعت

جميعت مشايخ الحديث في خلافة الرسول

فاندرق آباد شیخوپورہ

آپ کو لوگوں کو "جل اللہ" کا خالص تہذیبیت پسند آیا اس کا شکریہ۔  
محترم بھائیو! آپ لوگوں نے اگرچہ آپ کو "اہل بیت" سے موسوم کر دیا ہے  
تو میرے دل کی پیشانی پر کونوں میں "یا ہنی" یا "قیوم" لکھنے کا یہ بدعت  
میں نے نہ کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انداز تو نہ تھا۔ آپ لوگوں کے  
کہنے کے مطابق دیگر لڑے بکمر روانہ کر دیا گیا تھا۔ امید ہے مل گیا ہو گا۔

قاری اعظم

اعظم اوارق توحید علیہ السلام

حال مقیم الخمر. مصدق علی سربسته.

مترجم آپ کے خط کے ذریعہ یہ جان کر بہت خوش ہوا کہ آپ کے ادارے نے  
 "اکثر مقامی عاصیوں کا قتل" کی تصویر کشی کر کے دیکھ کر یہ تسلیم  
 "توجہ خالص" اور "مردم" "بھولا سنی" "چاندرا انقلاب" و "نیکو" "نیکو" "نیکو"  
 "چنداب" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو"  
 اور "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو"  
 "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو"  
 "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو"  
 "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو" "نیکو"

اگر ہونے کے تو اپنے ادارے کے غرض اور مقاصد اور سرگرمیوں کی مختصر  
 رپورٹ تیار کرنا اور ان ادا میں سے ساتھی کی شائع کردہ رپورٹ پر بھی۔

روزانہ قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ ترجمے

✽ کے ساتھ ضرور پڑھیے ✽



# آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے!

تجلل اللہ انکی پچھلی اشاعت میں ہم نے جماعت اسلامی کے ترجمان ہفت روزہ "ایشیا" لاہور میں شائع شدہ مضمون اور اکابرین جماعت کا ایک اخباری بیان شائع کیا تھا جس پر ہمارے چند مہربان برامان گئے۔

پہلے پوچھتے تو ایسی تحریریں شائع کرتے ہوئے ہمیں بھی دکھ ہی ہوتا ہے لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں۔ حقائق سے بہر حال صرفہ نظر تو ہمیں کیا جاسکتا۔ اصل میں افسوس تو وہ بات کا ہے کہ وہی جو کل تک دنیا کی اصلاح کرنے کا عزم لے کر اٹھے تھے اور تجدید احیائے دین کے علمبردار بن کر حقیقی کامیابی و کامرانی کا وہی طریقہ بتاتے تھے تو تمام انبیاء علیہم السلام و آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکاریا ہے۔

یہی وہی و موت تو حید سے امتداد اور کفر و شرک کا رو۔ جو تمام مسائل کا حل ہے۔ اور جو اسی راستے کو اسلامی نظام کے قیام کا فطری راستہ بتاتے تھے۔ جنہوں نے جنگ جہاد اپنی تحریروں میں اس مقصد حصول کے لئے ہر شارب کھائے لڑتے ہوئے غلط قرار دیا تھا۔ چاہے وہ کچھ سوشل ورک یعنی خدمت خلق کی طرز کا کام ہو یا سیاسی ہنگامہ آرائی سے کام لے کر کچھ ناگوار اختیارات حاصل کر کے اس منزل مقصود تک پہنچا دیو، ان کا کہنا تھا کہ "یہ سب کچھ"۔ کچھ نہیں ہے۔ "تخریب اسلامی کا یہ طریقہ کار نہیں۔ وہ اثریاء نفوذ و اقتدار جو دوسرے قدرائے سے پیدا کیا جائے۔ اس اصلاح کے کام میں کچھ بھی مدد و کار نہیں۔ جو لوگ لا الہ الا اللہ کے سوا کسی اور بنیاد پر آپ کے ساتھ ہیں وہ اس بنیاد پر تعمیر جدید کرنے میں کسی کام نہیں آسکتے۔"

لیکن افسوس! افسوس! ان ماری حقیقتوں کو پا لینے اور اپنے قلم سے ایک عالم کو روشناس کرا لینے کے بعد فحش و دنیا کی فسون کاری کا ایسے شکار ہوئے کہ ان کا عمل خود ان کے اپنے قول کی تردید بن گیا، دنیا کو صحیح راستہ بتانے والوں نے خود غلط راہ اختیار کر لی۔ سنت رسول ص کے مطابق انقلاب اسلامی کا فطری راستہ اختیار کرتے کرتے نہ جانے ہمیں کیا ہوا کہ ہر مختصر راستے پر چل دیئے اور کوئی شارٹ کٹ اتہوں نے نہیں چھوڑا۔ یہ محض بے سرو پا الزامات نہیں بلکہ ان کی آج کی روش اس پر گواہ ہے۔ آئیے ان کی تحریروں کے آئینے میں ان کے موجودہ طرز عمل کی ایک جھلک دیکھتے ہیں کہ

یہ موردی صاحب کی ان تحریروں کا عکس ہے جن کی بنیاد پر جماعت اسلامی قائم کی گئی تھی اور جنہیں آپ نے اپنی کتاب "سیاسی کشمکش" (حصہ سوم) میں مختلف عنوانات کے تحت جمع کر کے شائع کیا تھا۔

"اسلام کی دعوت اور مسلمان کا نصب العین" کے تحت ایک پیرا گراف ملاحظہ فرمائیے۔

ان میں ہم دیکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہی قوم کو رحمت و برکت: "بِقَوْلِهِمْ وَاللَّهُ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو جَبَرٍ" کی سر زمین جو بارہوی مدوم، بانگ سرین و قمر کا قلم و قریب کی داغی، خواہ وہ پھر بھی صدیوں تک سچ ہو یا گویوں یا دوسروں، خواہ وہ ظالم قوم ہو یا آزاد قوم، دوسرا تو یہی کہی اور کیا کہی ہے۔ ہم خود سچ، ہرگز نہ ہرگز، اب قوم میں اللہ کی رحمت سے آئے والے وراثت سے انسان کے ساتھ ایک ہی رحمت و برکت کی اور وہ حق و عدل کی زندگی کا

ترجمان و ترجمان  
ادھار  
(حصہ سوم)  
صفحہ ۱۲







[illegible]

دنیا میں جہاں جو خرابی

لیھی پائیے جاتی ہے !

اس کی وجہ صرف ایک چیز ہے

اور ولاہے

اللہ کے سوا کسی اور کی

حاکمیت تسلیم کرنا

اس معاملہ میں ہم کو صرف ایک ہی جگہ سے مدد  
اور تعاون دینی چاہیے اور وہ اصل المدد علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ اس طریقہ پر اسے جو روح  
نرسا کی دینا ہے حضرت مہدیؑ ہی نہیں ہے بلکہ وہ اصل اس مادہ کے تشبیہ و قرار میں  
کھینچنے کے لیے وہی ذات روح کو سنبھال رہا ہے۔ اسلامی فکر کے تمام پیروں  
میں سے صرف ایک مصلیٰ علیہ السلام ہی وہ شہناہ بنا رہا ہے جس کی زندگی میں ہم کو تمام  
مکی زندگی و حیات سے ملے گا۔ اسلامی شریعت کے تمام احکام اور حج و عبادت  
کی شہنشاہ۔ ستر درجہ اعلیٰ و عارضی بادشاہ اور کرم اللہ وجہہ فیہ ایک ایک صفت اور ایک ایک

یا اللہ تعالیٰ ۱۸۶۱

یہ سہو کہ بہر حق تعلیمات اور نباتات سے تفصیلات ملتی ہیں۔ لہذا میری اس غلطی سے اس طرح کے طریق اور لوگوں کے متعلقہ ہے۔ اس کے پیش نظر وہ ہیں۔

[illegible][illegible]

اسی کی وجہ سے تھیں کہ انہوں نے اپنی تمام دنیا میں دو سو سے زائد مساجد کو اپنی ایسی ہی بنا رکھنے کے لئے جوادی تو جہ کے ان میں سے تھے۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ ان کے قبل کب سے وہیں مساجد

یادداشت شماره ۱۶۳  
درمیان کتب خطی قدیمی

انگوں کی طرف توجہ نہ کی اور ان سب کو ایک ایک کر کے علی ایہ کرنا چاہا کہ ان سب  
طرف سے نظر پڑ کر ان ایک ہی طرح قائم اور مت کرے گی وہ یہ بھی کہ اسلامی تو ایک ہے  
نفس القدس انسان کی اخلاقی و دینی زندگی میں یہی بنیادی اصول ہے اور یہی بنیادی اصول ہے  
کی دنیاوی عظمت انسان کا ہے آپ کو خود بخود رہا (Independency) اور غیر وابستہ  
(Independability) سمجھنا، بالکل غلط ہے اپنا ان بنیاد پر چڑھ کر وہ انسان  
کے سرکاری دوسرے کو سامنے نہیں کرے، خواہ وہ دوسرا کوئی انسان ہی ہو یا وہ  
یہ نیز یہ سب سب چیزیں جو جو سب اسلامی نظریہ کی رو سے کوئی اور یہی اصلاح و نظامی بن جائے  
یا جو سماجی طریقوں کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی، ایک طرف سے عزائم کو دور کیا  
جائے گا اور کسی دوسری طرف سے جو نقصان لے گی، جب اصلاح کا کام کر رہا ہو تو اس سے ضرورت  
اسی پیشے پر نکلتا ہے کہ ایک طرف تو انسان کے دنیاوی سے خود بخود رہی کی جگہ  
نکال جائے اور اسے بتایا جائے کہ ہمیں دنیاویں اور اس سے وہ حقیقت کے باوجود  
کی عظمت نہیں ہے، بلکہ فی الواقع اس کا ایک بادشاہ جو جو سب اور اس کی بادشاہی  
نیز اسے تسلیم کرنے کی ضرورت ہے، نیز عزت شائے سے منقطع ہے، نہ تو اس سے خود  
عظمت نہیں کر سکتا ہے، اس امر اور اس واقعہ کی وجہ سے اس میں یہ اثر ہو گا  
لازم ایک حلقہ تعلق جس کے ساتھ نہیں ہے اس حلقہ کے اعمال سے ہی اور ملامت  
حق اور حقیقت پرستی (Realism) کا تقاضا ہے کہ یہ سب ہی امور اس سے منقطع ہے  
موجود ہے اور اس پر بند ہو کر رہے، اور صرف اس کی کو اختیار ہے یہ بھی حلقہ و حلقہ  
کی یہ پوری کامیابی میں صرف ایک ہی بادشاہ، ایک ہی مالک اور ایک ہی حلقہ  
ہے کسی دوسرے کو یہاں تک جانتے اس سے کہ وہ اس کی ہی حلقہ ہے۔

۱۴۳

تو اس کے پاس ہی رہتا رہتا وہی اسی حکم نامہ اسی سے آئے مرزا محمد علیاں کوئی چتر گڑس



آئینہ امامین آج ایسی ادا دیکھ

ایکے قوم کے تمام افراد کو

محض اسے وجہ ہے

کہ وہ نسلاً مسلمان ہے

حقیقی معنی سے مسلمانے فرغے

کر لینا اور امید رکھنا کہ

ان کے اجتماع سے جو کام بھی

ہوگا اسلام کے اصولوں سے پر ہوگا

پہلے اور بنیادی غلطی ہے۔

۱۷۹

پہلے اور بنیادی غلطی ہے۔

ایک ہی قوم کے تمام افراد کو محض اسے وجہ ہے کہ وہ نسلاً مسلمان ہے حقیقی معنی سے مسلمانے فرغے کر لینا اور امید رکھنا کہ ان کے اجتماع سے جو کام بھی ہوگا اسلام کے اصولوں سے پر ہوگا پہلے اور بنیادی غلطی ہے۔

پہلے اور بنیادی غلطی ہے۔

ایک ہی قوم کے تمام افراد کو محض اسے وجہ ہے کہ وہ نسلاً مسلمان ہے حقیقی معنی سے مسلمانے فرغے کر لینا اور امید رکھنا کہ ان کے اجتماع سے جو کام بھی ہوگا اسلام کے اصولوں سے پر ہوگا پہلے اور بنیادی غلطی ہے۔

پہلے اور بنیادی غلطی ہے۔

پہلے اور بنیادی غلطی ہے۔

پہلے اور بنیادی غلطی ہے۔































اصوات بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک اللہ کی اس عطا میں قلیل قدر حضرت کی نظر کرم کو بھی داخل ہے بلکہ اللہ تعالیٰ یہ رسوم ہی نہ کرنا اگر وہ اللہ کو اس پر آمادہ نہ کرتے۔

وَجَعَلُوا اللَّهَ مِثْلًا دَرَابِئِ الْخُرُوتِ وَالْأَلْعَامِ بَعْضًا فَقَالُوا هَذَا إِلَهُهُمْ بَرَعِيهِمْ وَهَذَا الشِّرْكَاءُ بِنَاءً فَمَا كَانَ لِيُشْرِكَ بِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ فَمَا كَانَ لِيَهُ فَمَا كَانَ لِيَهُ فَمَا كَانَ لِيَهُ شُرَكَاءُ بِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ

اسی طرح حمدۃ النعام کی آیت ۱۳ میں فرمایا: "ان لوگوں نے اللہ کے لئے خداؤں کی پیدا کی ہوئی کھیتیں اور مریشیں میں سے ایک حصہ مقرر کیا ہے اور کہتے ہیں یہ اللہ کے لئے ہے۔ جزم خود۔ اور یہ چارے ٹھہراتے ہوتے شریکوں کے لئے۔ پھر جو حصہ ان کے ٹھہراتے ہوتے شریکوں کے لئے ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا مگر جو اللہ کے لئے ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے کیسے بُرے فیصلے کرتے ہیں یہ لوگ۔"

یہاں پر ایک کلمہ کی وضاحت ضروری ہے وہ یہ کہ ذرا الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ ایک کسی چیز یا جانور کو غیر اللہ کے لئے نامزد کرنا۔ مستحب کرنا اور دوسرے کسی چیز کو غیر اللہ کے لئے نام پر دنیا یا کسی جانور کو غیر اللہ کے لئے نام پر ذبح کرنا یا اس نیت سے اللہ کا نام بیکرہ کرنا۔ پہلی صورت میں یعنی جس چیز یا جانور کو غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو اس کے متعلق یہ ہے کہ وہ چیز جب تک غیر اللہ کے لئے نام پر نہ دی گئی ہو یا ایسا جانور جب تک ذبح نہ کر دیا گیا ہو۔ (غیر اللہ کے لئے نام پر یا اس نیت سے) اس وقت تک اس چیز کا استعمال یا جانور کا گوشت حرام نہیں ہوتا۔ مثلاً کسی جانور یا چیز کو غیر اللہ کے لئے نام سے رکھ لیا گیا۔ بعد میں نیت بدل گئی تو اس کو غیر اللہ کی نیت نہیں کہا جلتے گا یا چند چیز کی کر کے لے گئے اور مثلاً میں میں فروخت کر دیا تو اس چیز کا استعمال یا جانور کا گوشت حلال ہے۔ کیونکہ صحیح احادیث سے اس کی تائید ملتی ہے مثلاً ایک دفعہ مسلمانوں نے مشرکوں کے چند جانور جو کہ بتوں کے نام پر چھوئے گئے تھے پکڑ لئے۔ ان کے متعلق جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے ان کو اللہ کا نام بیکرہ کر کے کھانے کی اجازت فرمائی۔

یہی معاملہ کسی دوسری کھانے کی چیز کے سلسلے میں ہو گا۔

جس طرح مشرکین کہیں مختلف قسم کی مشرکانہ رسمیں پاتی جاتی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حرام قرار دیا ہے۔ مثلاً مشرکین مکہ جنگل یا سمندر کے سفر سے بغیر نہ واپس پر غیر اللہ کے نام کی منت لیتے تھے۔ جس کا ذکر سورۃ النعام کی آیات ۶۳-۶۴ میں آیا ہے۔

قُلْ مَنْ يَمْلِكُكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ كَذَلِغَاوَةِ الْقُرُونِ وَخَفِيَّةِ اللَّيْلِ أَنْ تَجْمَعُوا مِنْ هَذِهِ لَكُمْ نَارًا مِنَ الشَّجَرِ يَوْمَ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ قُلْ اللَّهُ يُخَيِّطُكُمْ مِمَّا تَشْرِكُونَ

اے خدا! ان سے پوچھو! محمداً عبدہ کی نار بکھیروں میں کون نہیں خطرات سے بچاتا ہے؟ کون ہے جس سے تم (جسیت کے وقت) محفوظ رہو؟ اور ہیکے چپکے دھاتیں مانگتے ہو؟ کسی سے کہتے ہو کہ اگر اس بلے سے تو نے ہم کو بچا لیا تو ہم نہ درخشاں ہو گئے۔؟ کہو اللہ تمہیں اس سے اور ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے۔ پھر تم درود کو ان کا شریک ٹھہراتے ہو۔"

(الانعام ۶۳-۶۴)

اسی طرح ایک دوسری رسم یہ تھی کہ جانوروں کو غیر اللہ کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ اس کی مختلف شکلیں ہوتی تھیں۔ مثلاً جو ادنیٰ یا بیچ و فرو بچے جن بچے جو ادنیٰ یا بچے ہاں تر بچے ہوا ہو۔ اس کا کان چھید کر اسے آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا۔ ان کو بکیرہ کہتے تھے۔ اس پر کوئی سوزہ ہوتا تو اس کا وہ وہ چھوڑ دیا جاتا تھا اور نہ اس کا ادنیٰ امارا جاتا۔ اس کو تھوٹا تھا جس کو کیت سے چاہے چرے اور جس کو گھاٹ سے چاہے پانی پئے۔

ساتھ اس ادنیٰ یا ادنیٰ کو کہتے تھے۔ جسے کسی منت کے پورا ہوتے یا کسی بیماری سے شفا پانے یا کسی خطرے سے بچ جانے پر بطور مشکرات کے پکڑ دیا گیا ہو۔ نیز جس ادنیٰ نے دوسری چیز کے دیے ہوئے اور ہر بار عادہ یعنی ہر اسے بھی آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا۔

اگر کسی کا پہلا بچہ نہ ہوتا تو وہ خداؤں کے نام پر ذبح کر دیا جاتا تھا۔ اگر وہ پہلی بار عادہ یعنی نوا سے اپنے لئے رکھ دیا جاتا تھا لیکن اگر وہ ترازو مادہ ایک ساتھ جتنی تیز کو ذبح کر کے بچائے ہوئی خداؤں کے نام چھوڑ دیا جاتا ہے اور اس کا نام دیکھ رکھا جاتا تھا۔

اسی طرح اگر کسی ادنیٰ کا پوتا سولہ یا چھ کے قابل ہو جاتا تو اس پر شہدے ادنیٰ کو آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اس کو حاکم کہا جاتا تھا۔ نیز اگر کسی ادنیٰ کے اقل سے دس بچے پیدا ہو جاتے تو اسے بھی آزاد ہی مل جاتی۔

آگے بالکل اسی طرح یہ حالت ہاں بھی تھی کہ کسی کے سوا کے لئے یا ماخضان باندھنے اور منہ یا دیکھنے کے سوا کے لئے خواجہ خضر کی منت مانگنے کی مشرکانہ رسوم و رواج پدید ہیں اسی طرح جانوروں اور دوسری چیزوں کو غیر اللہ کے نام پر قصص کر کے رکھا جاتا ہے۔ یہاں کو غیر اللہ کے لئے دے دیا جاتا ہے۔ ان کے گھروں کو کبھی کبھی طریقہ دوسرے طور پر اور یا ان کے پیچھے سے ہیں عرس اور



خوارک و لباس کی ضرورت ہے اور نہ ظاہری طور پر جس حرکت اور جنبش کو تا ہے لیکن آپ کے ایک دست محمد اکرم عیسیٰ اپنی کتاب "الحجاب" کے صفحہ نمبر ۱۲ پر لکھتے ہیں کہ البجلی قبر سے باہر نکلا اور پانی منگے گا اور پھر صفحہ ۲۴ پر لکھتے ہیں کہ قبر پر پیشاب اڑے پیشاب بیا ہے مشکینہ اسے مشکینہ فرمایا ہے کی آوازیں آتی تھیں اور اسی طرح بیت سے الفیل کی واقعات لکھے ہیں اور ان محرم اکرم عیسیٰ صاحب کا تذکرہ بھی آپ نے اپنی کتاب "الدین الخالص" کے صفحہ ۱۱۲ پر لکھا ہے لہذا آپ کی بات سچ ہے کہ مردہ نہ حرکت کرتا ہے اور نہ پانی مانگتا ہے بلکہ آپ کے دوست عیسیٰ صاحب کی بات سچی ہے کہ جو حیل قبر سے نکل کر پانی مانگنے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کی عدالت پر چھوڑا ہوں کہ آپ درویش ہمیشہ میں دباؤ کی وجہ سے اپنی نمازیں پڑھتے دے "ایک گویا" استغاثی اور سب کچھ یہ کہ مردہ حالت تک نہ ہوتا ہے اور نہ حرکت کرتا ہے۔ اب اگر کوئی کہے کہ جہاں جہاں کے امداد کی صبح بات کو غلط اور اپنی باطل بات کو حق ثابت کرنے کے لئے قرآن یا اور صحیح احادیث کا غلط معنی ہم پیش کر کے ہوتا ہے اپنی کتاب "الدین الخالص" میں جگہ جگہ مومنوں والوں کی مثال پیش کی ہے کہ کونے والے کو خواب کی حالت میں بھی راحت یا تکلیف ہوتی ہے لیکن قریب جیسے ہوئے شخص کو اس کا اور کس نہیں ہوتا۔ تو بھائی آپ اپنی مثالوں سے حقیقت کو کچھ کہتے ہیں بشرطیکہ آپ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں۔

۱۔ یقیناً کہ کوئی خواب میں کوئی موزنی چیز کاٹ لے یا اسے کوئی چوڑا آجائے تو غصہ سے بیدار ہوئے کے بعد اس کے جسم پر کوئی نشان و اثر نہیں ہوتا اس سے ظاہر ہوا کہ یہ تکلیف اس کے کونے (مردہ) ہوئے جسم کو نہیں ملتی بلکہ لڑنے کو پہنچتی۔

۲۔ صحیح معنوں میں گویا ہوا انسان نہ تو کسی کی چاب سنبھل کر نہ کسی کی بات ہے اور نہ بچاؤ نہ کھڑکھڑ کو کوئی کوئی کھڑکھڑ ہے بشرطیکہ وہ مکمل خوابیدہ ہو نہ خواہیدہ نہ بھولیا آپ کی طرح حقائق سے انکسین نہ تہد کی ہوں۔ آپ آج ہی یہ ثابت کر دیں تو آپ پر حقیقت ظاہر ہو جائے گی آپ اس مسئلہ کی مثال کو قرآن سے ثابت کر سکتے ہیں۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ مرنے کے وقت لوگوں کے نفس کو قبض کر لے لے اور جو مردے نہیں (ان کی بھی) زندہ کی حالت میں قبض کر لیتا ہے پھر جن پر موت کا حکم کر چکا ہے ان کو روک لیتا ہے اور باقی کو ایک وقت معقول تک چھوڑ دیتا ہے اب اس میں تھکا کر کے اندر غصہ کر کے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔"

بھائی اس آیت سے تو اندر بھی یہ مسئلہ صاف ہو جاتا ہے کہ جہنم والوں اور مردوں دونوں کے نفس اللہ تعالیٰ قبض کر لیتا ہے لیکن جہنم والوں کا نفس دوبا لوثا دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوبارہ جلتے بھونکے گناہے اور مرنے ہوئے کا نفس روک لیتا ہے جس کی وجہ سے وہ بھی کما قیامت تک کے لئے جہنم میں لٹکا رہتا ہے۔ ان کا نفس مالک نے روک لیا ہے اب کسی پر کوئی یہ طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے نفسوں کا تمیز چھین لے۔ لہذا صبر و تحمل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس کتاب کے صفحہ ۱۱۲ پر معلوم نہیں کس جگہ میں آکر یہ آیت بھی پیش کر دی ہے جو کہ قبر میں زندہ ماننے والوں کے خلاف ہے۔

القرآن ترجمہ: "اے اطمینان پانے والی روح تو اپنے رب کی طرف لوٹنے میں اس طرح کہ تو اس سے راہی وہ کچھ سے خوش۔ پس عیسے خاص بندوں میں شامل ہوا اور میری جنت میں داخل ہوا۔" اور پھر آپ خود لکھتے ہیں کہ یہ خطاب موت کے وقت روح سے کیا جاتا ہے اب قرآن سے تو یہ بات بالکل صاف طریقے سے ثابت ہوئی کہ روح انسانی جسم سے نکلنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹتی بلکہ برور دہنگار کے یہاں جنت یا جہنم میں ہوتی ہے اس امر کی خبر میں نہیں ہوتی جس کا اقرار آپ نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱۲ میں بھی کیا ہے۔ آپ نے کتاب "الدین الخالص" میں لکھا ہے کہ "ایمان ہو تو ابو بکر صدیق اور عمر فاروقؓ یہی تو ہم کہتے ہیں کہ ان جیسا ایمان لے آؤ" اہل سنت و جماعت کا عقیدہ نہ بناؤ۔ ابو بکر صدیقؓ کا اعلان "مَنْ كَانَ مِنْكُمْ وَلِيْعَبْدٍ ذُنُوبًا عَظِيمًا فَهُوَ أَقْدَمُ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُحِبُّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَقٌّ لَا يُخَوِّصُ" اور پھر اپنی بات کا دلیل قرآن سے دیتے ہیں۔ اقل صیت و اقلہ و مستور و اللہ

ترجمہ: "جو کسی کو بھی موت آئے گی۔ اور سب مرنے والے ہیں۔" ترجمہ: "جو اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس ایک رسول میں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول گذرے ہیں پس اگر یہ مر جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم اگلے پیروں میں بھی جاؤ گے اور جو اگلے پیروں میں جاؤ گے وہ اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں کو جزا دے کے رہے گا۔" (آل عمران)

اب عمرؓ کا ایمان و یحییٰؓ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مرنے کی صحت پر مبنی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لا غدر لے آؤ کہ تمہارے لئے نصیحت لکھ دیا تو فت: "یاد رہے کہ اس خطبہ کے دوران چاہے ولی صریح کے راوی اس غیب پر دہائی حدیث کے راوی محمد بن عمرؓ اور ابو جہلؓ پر ہر ہی شہنشاہ والی حدیث کے راوی عبد اللہ بن عباسؓ اور عمر بن العاصؓ موجود تھے جب سے پہلے یہ حدیث نقل کی تھی لیکن خطبہ کے بعد یہ حدیث نقل نہ ہو سکی اور ان راویوں میں سے کوئی بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خطبہ کی تحریر حاضر صحابہ سے نہیں کیا۔







ساقی جاوید بی اسے

## مرقد پرستی!



یہ سلسلہ تزیینات یہ آستانے پر مزار  
یہ چرسا پیئے قبا و زانو گھستے خدمت گزار  
کفر کا اٹھا دھواں، الحاد کا اڑتا غبار  
نہر کے نیلام گھر، تقدیس کے جھٹے دیار  
مرقدوں پر سجدہ و سرائے بے جا رکھی آیت  
قبر کے مردوں کی یہ سرور دکھائی آیت  
عصمتوں کی منڈیوں کے پیو پار کی دہریں  
سینکڑوں "ٹیکوں" کی یہ تھو پلدار کی دہریں  
آج بھی الحاد کے سکتے ہیں جساد کی دہریں  
آدمی کا دل ہے ظلمت کی پٹاری کی دہریں  
مرنے والوں سے مرادیں مانگے آستینوں  
کس عقیدت سے جہنم کی طرف جاتے ہیں  
پھر زمانہ ایک زنجیر کہیں دیتا ہوا  
وقت پینے کے لیے خون جبین دیتا ہوا  
آدمی کو پھر بلا رہا ہر من دیتا ہوا  
کعبہ تقدیس کو خولیں کھن دیتا ہوا  
رکھنے والوں نے اراک یا رکھی لڑکی  
میرا مرشد ہے بھی اک بنیا دہی کفر کی

سینکڑوں دھن ہزاروں حقینے پوچھ گئے  
جائے کسی حلقہ ہوں کے دیئے ہوئے گئے  
جائے کتنی جاویدوں کے جائے پوچھ گئے  
کتنے "سچے" خیر و برکت کیسے پوچھ گئے  
خیر و برکت کا صحیفہ طاف میں رکھا رہا  
نقشبہ پرست پروردہ اوراق میں رکھا رہا  
ہر جگہ اک وقت کا ناسور ہے کس سے کہیں  
تشیع و تقدیس چمکا چمکا رہے کس سے کہیں  
دلہا ہاں نمود اک صلیب ہے کس سے کہیں  
کمن اندھیریوں میں سو محسوس ہے کس سے کہیں  
کون سا یہ وقت کی آواز سناتا ہے یہاں  
آدمی کا ذہن انکار سے ہی بولتا ہے یہاں  
پھر وہاں حق مگر کچھ آج بھی سیدار ہیں  
کچھ جالے بات سے آمادہ پیکار ہیں  
پھر انہی پر کچھ نمود صبح کے آثار ہیں  
دھوپ کی رونق ہے اور بام و دیو دیوار ہیں  
پھر چراغ زبیرت کی ہم کو ٹپکاتے ہیں یہاں  
انجم و مہتاب بن کر چمکاتے ہیں یہاں

تاکے یہ ریل گئی تو حید سے اسلام سے  
جس کی تم کو امیدیں ہیں غروب شام سے





# اگر آپ کسی اجتماعیت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں !

## تو

انکے اجتماعات میں شریک ہونے سے گریز کیجئے، مختلف مصروفیات کی آڑ میں شرکت سے بچنے کے بہانے تراشئے۔ اگر کسی اجتماع میں شرکت کرنی ہی پڑ جائے تو دیر سے پہنچنے کی کوشش کیجئے۔ اگر آپ کو کسی وجہ سے درس اور اجتماع کی بروقت اطلاع نہ دی جائے تو ذمہ دار حضرات کو سخت مسست کیجئے، لاپرواہ اور غیور ذمہ دار ٹھہرایئے۔

اجتماعات کے اندر ذمہ دار افراد پر کھلے عام کڑی تنقید اور نکتہ چینی کیجئے، انتظامات پر نا پسندیدگی کا اظہار کرنا نہ بھولیئے۔ بھولی کر بھی کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہ کیجئے، کسی قسم کا کوئی کام ہرگز نہ کیجئے، ہاں کام کرنے والوں پر تنقید ضرور کیجئے۔ اگر آپ سے کسی مسئلہ پر رائے لی جائے تو ہمیشہ اپنا نقطہ نظر پیش کرنے سے گریز کیجئے اور بعد میں ہوگوار سے یہ ضرور کہئے کہ اس کام کو یوں کرنا چاہئے تھا۔ یوں نہیں۔

اول تو مالی اعانت کبھی نہ کیجئے اور اگر مجبوراً کرنی ہی پڑ جائے تو کم سے کم دیجئے۔ مگر معتدلتیں اور آسانیاں زیادہ سے زیادہ حاصل کیجئے۔ دوسرے کی ذات پر تنقید کا سنہری موقع کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیجئے، ہمیشہ دوسروں پر کچڑا اچھالنے کی تاک میں لگے رہیئے۔ ذاتی مفاد کو ہمیشہ اجتماعی مفاد پر ترجیح دیجئے۔

ان نہایت ہی سادہ اور تریں اصولوں پر عمل کرو دیجئے، ان شاء اللہ آپ کم سے کم وقت میں کسی بھی منظم تحریک کے تار و پود تباہیت آسانی سے بکھر کر رکھ دیں گے۔ !



## اور

اگر آپ کسی اجتماعیت کے ساتھ فحش ہیں، ایسا کوہ و زبر و ترقی کرتے اور منظم ہوتے دیکھنا چاہتے ہیں تو اللہ ان اصولوں میں سے کسی ایک کو بھی اپنے پاس نہ پھینکنے دیجئے۔